فاستبقوا الخیرات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

جون ۱۹٦۴ء

ایڈیٹر

رفیق احمد ثاقب

فی پرچہ ۵۰ پیسے

چندہ سالانہ ۵ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعود)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

ادارۂ تحریر

مدیر:- رفیق احمد ثاقب ٭ نائب:- لطف الرحمٰن محمود

جلد ۱۱	احسان ۱۳۴۳ھش	جون ۱۹۶۴ء	شمارہ ۸

ترتیب

(سید عبدالباسط پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

اداریہ

حصولِ دنیا میں بھی مقصود بالذات دین ہو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنے گزشتہ اداریہ میں ہم نے احمدی نوجوانوں کو تحریک کی تھی کہ اگر وہ حقیقی فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو اسکا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور ہمہ تن خدمتِ دین میں منہمک ہو جائیں۔ اس طور پر کہ یہی ان کی رُوح کی غذا ہو، یہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو اور یہی ان کا عمر بھر کا "کیرئیر" قرار پائے۔ غور کیا جائے تو نظر آتا ہے کہ اس نوع کا وقف کوئی آسان کھیل نہیں۔ یہ ایک بہت کڑا امتحان ہے۔ اس امتحان میں پُورا اُترنا اور وقف کے تقاضوں کو حقیقی رنگ میں پُورا کرنا ایک بڑا مجاہدہ چاہتا ہے۔ صرف خدا تعالیٰ پر پکا ایمان رکھنے والے اور مضبوط قوتِ ارادی کے حامل انسان ہی اپنے اندر اس راہِ پُرخطر کی صعوبتیں حوصلہ اور دلی بشاشت کے ساتھ برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، ہر کس و ناکس کے بس کی یہ بات نہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی تو ہوتے ہیں جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود اپنی بعض کمزوریوں یا مجبوریوں کے باعث اس قدر بڑی قربانی دینے کی سکت اور اہلیت نہیں پاتے، وہ کیا طرزِ عمل اختیار کریں۔ کون سے نیکی کے افعال بجا لائیں جن سے وہ اپنے مولیٰ کو راضی کر کے دین و دنیا میں سرخرو ہو سکیں؟ قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس سوال کا جواب موجود ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۱۳) یعنی جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ایسے لوگوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں اس امر کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہر سچے مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کر دے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دے اور اپنی تمام دُنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی نوعیت کی تعلیم نظر آتی ہے لیکن اس میں ایک بڑا وسیع مضمون بیان کر دیا گیا ہے اور اسلام اور دیگر ادیان میں یہی ایک بڑا فرق ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ علم حاصل نہ کیا جائے نہ یہ کہتا ہے کہ دولت نہ کمائی جائے یا تجارت اور صنعت و حرفت کے کام نہ کئے جائیں۔ نہ یہ کہتا ہے کہ ملک، قوم یا اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوششیں نہ کی جائیں۔ اسلام تو صرف انسان کی سوچ کے زاویہ اور نقطۂ نظر کو بدلتا ہے کہ یہ سب کام بیشک کئے جائیں مگر منتہائے مقصود دنیا نہیں بلکہ دین ہو۔ سو اس شرط کو اگر پوری طرح ملحوظ رکھ لیا جائے تو پھر ہمیں دنیا کے مشاغل اور کاروبار میں پوری طرح سے مشغولیت کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ اگر حسنِ نیت کے ساتھ کچھ حُسنِ عمل بھی شامل ہو جائے تو یہی مشاغل ہمارے لئے بڑا

ثواب کمانے کا موجب بن سکتے ہیں۔

اس زمانہ کے حکم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو جا بجا اپنی تصانیف، گفتگو اور تقاریر میں بڑی شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ تبرک کے طور پر آپ کی ایک تقریر کا ایک اقتباس ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں حضور جماعت کو نصائح کے دوران فرماتے ہیں:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو۔ اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃَ الدُّنْیَا کو۔ جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الاخرۃ کا موجب ہو گی۔

پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور الٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حَسَنَۃَ الدُّنْیَا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔ بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے وَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ جدو جہد سے کام کرے لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنالو۔ دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہؓ اول نے جو ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لا نظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول ہوئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۱-۹۳)

پس خدمتِ دین کا مقدس فریضہ صرف اصطلاحی "واقفینِ زندگی" سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ اُمّت کے ہر فرد پر اس کی ذمہ داری ہے۔ افسوس ہے کہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی طرح آجکل کے مسلمانوں میں بھی یہ غلط خیال رواج پا گیا کہ دین کی خدمت صرف طبقۂ علماء یا مساجد کے ائمہ پر ہی فرض ہے اور عام لوگ اس سے بری الذمہ ہیں۔ حالانکہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا عملی نمونہ اس خیال کی نفی کرتا ہے۔ مثلاً اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں بہت زیادہ کام مسلمان تاجروں کے ذریعہ انجام پایا ہے۔ ہندوستان کے ساحلی علاقوں، سیلون، ملایا، انڈونیشیا، فلپائن، بورنیو وغیرہ غرضیکہ دنیا کے ایک بڑے حصہ میں اسلام کا پیغام مسلمان تجار کے ذریعہ پہنچا۔ اور انہی کے ذریعہ ملکوں کے ملک مسلمان ہو گئے۔

آج جماعتِ احمدیہ بھی دین کی خدمت کا دعویٰ لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اس دعویٰ کو ہم عملی طور پر صرف اسی صورت میں سچا ثابت کر سکتے ہیں جبکہ ہماری جماعت کا ہر فرد قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا سا طرزِ عمل اختیار کرے۔ اور یہ نہ خیال کرے کہ دین کی خدمت کا کام جماعت کے کسی ایک طبقہ سے ہی مختص ہے۔

بے شک جماعت میں ایک گروہ خالص واقفین کا بھی ہونا چاہیئے جو رات دن خدمتِ دین میں لگے رہیں۔ لیکن باقی افراد پر بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ وہ خواہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں اور خواہ روزی کمانے کے لئے کوئی سا مشغلہ اختیار کئے ہوئے ہوں، ضروری ہے کہ وہ اپنے اوقات اور اپنے قویٰ کا زیادہ سے زیادہ حصہ دین کی خدمت میں صرف کریں۔ دنیوی کاروبار میں ہم بے شک حصہ لیں لیکن ہمارا اصل مقصود کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ＋

معارف القرآن الحکیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝

(الفرقان : ۵۴)

ترجمہ :- اور وہی (اللہ) ہے جس نے دو سمندروں کو چلایا ہے۔ جن میں سے ایک تو بہت میٹھا ہے اور دوسرا نمکین (اور) کڑوا ہے۔ اور اس نے (یعنی اللہ نے) ان دونوں کے درمیان ایک روک بنا دی ہے اور ایسا سامان بنایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو پرے رکھتے ہیں۔ ملنے نہیں دیتے۔

تشریح :- 'بحر' کا لفظ عربی زبان میں دریا اور سمندر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں جو دو بحروں کا تمثیلی زبان میں مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سے مراد مختلف مذاہب ہیں۔ جن میں سے کسی کی تعلیم اچھی ہوتی ہے اور کسی کی بری۔ سو اللہ تعالیٰ یہاں تمثیلی طور پر یہ مضمون بیان فرماتا ہے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ سمندر کا پانی کس قدر کڑوا ہوتا ہے اور جو دریا اس میں آکر گرتے ہیں ان کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ یہ سب تدبیر اللہ ہی نے اپنی خاص حکمت سے کی ہے۔ دریا براہِ راست بارش کے پانی یا برفوں سے بنے ہوتے ہیں اس لئے ان کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ سمندر اگرچہ ان دریاؤں کے لائے ہوئے پانیوں کا ہی مجموعہ ہوتا ہے لیکن اس میں بے شمار کثافتیں اور نمک کے ان گنت پہاڑ اس میں گھل گھل کر شامل ہو جاتے ہیں۔ جس سے اس کا پانی ہمیشہ کے لئے کڑوا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا معاملہ ہے جو تعلیمات براہِ راست خدا کی طرف سے آتی ہیں وہ دریا کے پانی کی طرح میٹھی ہوتی ہیں اور جو تعلیمیں دیر سے دنیا میں موجود ہیں اور براہِ راست الہام سے محروم ہیں وہ سمندر کے پانی کی طرح کڑوی ہو چکی ہوتی ہیں —— یہ دریا اور سمندر بظاہر ملے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ نہ دریا نمکین ہوتے ہیں اور نہ سمندر میٹھے ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کی حکمت

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں کسی دُکھ یا رنج میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب اپنے کسی بندہ سے بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہوں کی سزا اسلئے دُنیا میں روک لی جاتی ہے تا قیامت کے دن اُسے پُوری سزا دی جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جتنی بڑی بَلا ہو گی اُتنی بڑی جزا ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو ابتلاء میں ڈال دیتا ہے۔ اب جو شخص اس ابتلاء میں راضی برضاء مولیٰ رہے خدا کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے اور جو گھبرا کر غضبناک ہو اللہ بھی اُس پر ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

غصہ پر قابو پا لینے کا نسخہ

حضرت سلیمان بن صردؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ دو آدمی ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے۔ ایک کا چہرہ سُرخ اور رگیں پھول گئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص زبان سے وہ کلمہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم۔ چنانچہ لوگوں نے فوراً اُسے کہا کہ یُوں کہو۔ (بخاری و مسلم)

علم و ہدایت اور پانی

حضرت ابو موسیٰ رضؓ راوی ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدایت اور علم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اُس ابر کی سی ہے جو زمین پر برسا۔ اس میں ایک قطعہ عمدہ تھا اُس نے پانی کو قبول کیا اور گھاس و انگوری خوب اُگائی۔ اور ایک قطعہ سخت تھا اُس میں پانی ٹھہرا رہا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع پہنچایا۔ خود پیا، چارپایوں کو پلایا، کھیتوں کو سینچا۔ ایک قطعہ چٹیل میدان تھا جس میں نہ پانی ٹھہرے نہ گھاس و روئیدگی پیدا ہو۔ اسی قسم کی مثال انسانوں کی ہے۔ ایک شخص ایسا ہے جو اللہ کے دین میں سمجھ دار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو اُس چیز سے جو مجھے دے کر مبعوث کیا، نفع دیا۔ اُس نے خود بھی علم حاصل کیا دوسروں کو بھی پڑھایا لیکن ایک شخص ایسا ہے جس نے سر اٹھا کر اس طرف نظر بھی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا، قبول نہ کی۔ (بخاری و مسلم)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو شخص دوسری قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے آہستہ آہستہ وہ اُسکے دیگر اطوار کو بھی پسند کرنے لگتا ہے

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے جنہوں نے آج کل علی گڑھ میں تعلیم پا کر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے۔ حتیٰ کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ اُن کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار کو حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلّفات سے نفرت کی ہے۔"

چھری کانٹے سے کھانے کے ذکر پر فرمایا کہ:۔

"شریعت نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے منع تو نہیں کیا ہاں تکلّف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اُس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اسلئے کیا کہ تا اُمت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلّف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ اُن کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے من تشابہ بقوم فھو منھم سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے۔ ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو اور اس پر کھا لیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں، چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں تو ایسی باتوں میں صرف گذارہ کو مدّ نظر رکھنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷-۳۸۸)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ

"دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کر لی۔ اب خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے پردہ قائم رہتا ہوا نظر نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے یہ چیزیں ضروری ہیں اور اگر ہم ان امور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے اسلام اور احمدیت کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی ہیں مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کے در و دیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوا دیکھو گے اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۵۰-۱۵۱)

ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ کے مذہبی رجحانات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں کے لئے وسیع میدانِ عمل!

(محترم مولینا ابوالعطاء صاحب فاضل - مدیر ماہنامہ الفرقان - ربوہ)

مقالہ ہذا ربوہ میں منعقد ہونے والے اصلاح وارشاد کے سیمینار میں پڑھا گیا تھا - احمدی نوجوانوں کے لئے اس میں ایک اہم پیغام اور دعوتِ عمل ہے ——— (ادارہ)

حضرات!

پاکستان کے قیام کے بعد ملک کے حالات میں تبدیلی واقع ہونا ایک طبعی امر تھا - پاکستانیوں کا وہ طبقہ جو مشرقی پنجاب وغیرہ سے ہجرت کر کے آیا اُسے سب سے پہلے یہ احساس تھا کہ ہم گھربار اور قیمتی جانیں لُٹا کر اس ملک میں آئے ہیں اور ہماری عظیم قربانیوں کے نتیجہ میں یہ ملک معرضِ وجود میں آیا ہے اسلئے یہاں پر ہمارے لئے مناسب جگہ اور پورے آرام کا انتظام ہونا چاہیئے ہماری جائدادوں کا معاوضہ ملنا چاہیئے - اس طبقہ کے بیشتر افراد آنے کے ساتھ ہی اس جدوجہد میں منہمک ہو گئے اور یہ ایک قابلِ افسوس حقیقت ہے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کے جائز اور ناجائز ذرائع اختیار کئے - اس طرح ان لوگوں کی اخلاقی اور مذہبی حالت میں غیر معمولی انحطاط پیدا ہونا لازمی تھا -

جو لوگ پہلے سے ہی اس خطہ میں بستے تھے جو پاکستان قرار پایا - انقلاب کے ساتھ ان کے سامنے بھی ایک سخت آزمائش درپیش تھی - ہندوؤں اور سکھوں وغیرہ کے چلے جانے سے املاک اور اموال اور تجارتوں کی فراوانی کے سامنے یہ لوگ بھی اپنے دینی معیار پر قائم نہ رہے - بہت بڑی اکثریت نے ظالمانہ طور پر جائدادوں پر قبضہ کر لیا اور اموال کو ہتیا لیا - نتیجہ یہ ہوا کہ مقامی باشندوں کے کردار میں بھی خطرناک گراوٹ آگئی - اسی کا ثمرہ تھا کہ کافی سالوں تک مہاجر اور مقامی لوگوں میں چپقلش جاری رہی - جائدادوں پر تنازعات سے کشت و خون تک نوبت پہنچی اور مستقل عداوت کی بنیاد قائم ہو گئی -

یہ گراوٹ، یہ انحطاط، یہ بے راہ روی، یہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تنازعات اور یہ عداوت تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سب افراد میں یکساں کارفرما نظر آتی ہے بلکہ تعلیم یافتہ افراد اپنی ذہنی ہشیاری اور زیرکی کے باعث ان گری ہوئی حرکات میں گوئے سبقت لے گئے ہیں جعلسازی، چھوٹے کلیمز اور ناجائز کنبہ پروری میں وہ بہت بڑھ گئے۔ تعلیمیافتہ افراد میں سے سرکاری ملازمتوں میں آنے والے رشوت اور ناجائز ذرائع سے مال کمانے میں ناقابل یقین حد تک آگے چلے گئے۔

علماء اور مذہبی معلمین بھی قوم کا ایک حصہ ہیں۔ پہلے بھی ان کی حالت دوسروں سے بہتر نہ تھی اس انقلاب نے انہیں بھی اخلاقی اور مذہبی گراوٹ کی مزید گہرائیوں میں گرا دیا۔ انہوں نے عوام کو مال کے حصول کی ناجائز دوڑ میں بھاگتے دیکھ کر خود بھی ان کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیا بلکہ بیشتر صورتوں میں وہ اس مکروہ کام میں قائد اور لیڈر بن گئے۔ انہوں نے بھی غیر مشروع جائدادوں اور اموال پر قبضہ کیا اور دنیوی تعیش کا شکار ہو گئے۔ اور اپنے اصل فریضہ یعنی تعلیم دین سے سراسر غافل ہو گئے۔

گذشتہ پندرہ سال کی تگ و دو کے نتیجہ میں ملک میں حالات سخت مخدوش ہو گئے ہیں پاکستان ایک اسلامی سلطنت کے طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس لئے علماء کو خاص طور پر مذہبی دھاندلی مچانے کا بھی موقع مل گیا۔ انہوں نے چاہا کہ زمام اقتدار ان کے ہاتھ میں آجائے اور وہ اس ملک میں اپنی من مانی کارروائیاں کریں۔ طبقۂ علماء میں سے ذہین مولوی صاحبان نے اس بارے میں منظم کوشش کی اور ملک میں خطرناک فتنہ انگیزی کی صورت پیدا کر دی۔

علماء کے مقابل اس ملک میں ایک اور تعلیمیافتہ طبقہ ہے جو قائداعظم مرحوم اور ڈاکٹر علامہ اقبال کے طریق پر گامزن ہونے کا مدعی ہے۔ ان کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ یہ افراد سیاست پر چھائے ہوئے ہیں اور ملک کی تبدیلیوں میں ان کا بہت دخل ہے۔ نئی پود کی تعلیم و تربیت اور اُن کے خیالات و عقائد کی نشوونما میں ان کی سکیموں کا نمایاں حصہ ہے۔ جو لوگ ایک خاص نصب العین رکھتے ہیں اور خود بھی ایک معین ڈگر پر چل رہے ہیں اور نئی نسل کو بھی اسی راستہ پر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں ان لوگوں پر یورپ و امریکہ کا تمدن غالب ہے اور یہ اسلامی ثقافت کو مغرب کی عینک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کا ایک نمایاں حصہ روسی اثرات سے متاثر ہے۔ یہ لوگ بظاہر مسلمان ہیں مگر درحقیقت دہریہ اور بے دین ہیں۔ وہ اشتراکیت کے جراثیم قوم کے نونہالوں میں پھیلا رہے ہیں اور اُن کے دینی رجحانات کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر تعلیمی اداروں اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ اپنی سکیم کو بروئے کار لا رہے ہیں اور غیر شعوری طور پر نوخیز تعلیم یافتہ افراد کو ملحد اور بے دین بنا رہے ہیں۔ کالجوں کے پروفیسر اور اخبارات کے مدیر پوری ہوشیاری سے یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کی سکیم کو جاہل علماء کی کرتوتوں اور ان کے گندے نمونہ نے کامیاب کرنے میں سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ جاہل پیروں اور علماء کے بعض وحشیانہ اور غیر معقول عقائد، ان کی باہمی چپقلش اور تکفیر بازی، ان کی بے حسی اور بدعملی نے الحادی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قوتوں کو قدرے تو بنا دیا ہے اور اب ملک کے گوشے گوشے میں پیروں اور علماء کی مذمت کے ساتھ ساتھ مذہب سے بھی بیگانگی فروغ پا رہی ہے۔ اور نئی پود کا ایک معتدبہ حصہ اصل مذہب سے بیزار ہو رہا ہے اور اسلام کی ایک نئی تشکیل کو اپنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ حالت یہ ہے کہ اس کام میں علماء کہلانے والوں کا بھی ایک حصہ کوشاں ہے۔

مَیں نے سطور بالا میں علماء کے ایک ذہین اور ہوشیار گروہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان بننے پر اپنی سابقہ مخالفت کو سراسر نظر انداز کرتے ہوئے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیاسی لبادہ اوڑھ کر حکومتی مناصب پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی مذہبی روح سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں غلط راستہ پر ڈال دیا اور مذہبی تعلیم و تربیت کی بجائے سیاست کو اپنا مقصد اوّل قرار دے لیا۔ اس کشمکش میں سب سے زیادہ نقصان خود مذہب کو پہنچا۔ اس کی اہمیت اور برتری کو سخت دھکا لگا۔ آخر علماء کا سیاست پرست گروہ شکست کھا گیا اور دوسرے تعلیم یافتہ سیاسی گروہ نے انہیں میدانِ سیاست سے خارج کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے طریقِ کار کی سخت مذمت کی اور غلط طور پر اسے مذہب کی طرف منسوب کر دیا۔ جس سے مذہبی رجحانات پر نمایاں اثر پڑا۔

جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے اسے سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ اسلام کی سربلندی کے عظیم مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے اور تبلیغ اسلام اس کا واحد نصب العین ہے۔ یہ جماعت روزِ اوّل سے ہی اپنی دینی رُوح کے باعث علماء کی آنکھوں میں کھٹکتی رہی ہے اور اس کی مذہبی تنظیم یعنی ایک ہاتھ پر جمع ہونا اہلِ سیاست کو ناگوار محسوس ہوتا رہا ہے۔ پاکستان قائم ہونے پر علماء نے خیال کیا کہ اب احمدی جماعت کو مٹانا آسان ہے اور یہ بہترین موقع ہے۔ سیاست دانوں نے بھی جماعت کی شیرازہ بندی کو درہم برہم کرنے کے لئے اس وقت کو غنیمت جانا۔ چنانچہ ایک قسم کا اتحاد کر کے دونوں گروہوں نے مذہب کے نام پر ملک میں تحریک چلائی۔ یہ تحریک چونکہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو مٹانے کے لئے جاری کی گئی تھی اسلئے ناکام ہوئی اور اسے ناکام ہونا ہی چاہیئے تھا مگر اس سے ملک میں فاسد مذہبی رجحانات کو نشوونما پانے کا خوب خوب موقع ملا۔ کچھ لوگ تو علماء کی اندھی تقلید کا شکار ہو گئے اور دوسرے کچھ لوگوں نے علماء کی بے راہ روی سے یہ نتیجہ نکالا کہ مذہب ہی فتنہ و فساد پھیلاتا ہے اور یہ ہماری ملکی ترقی کے راستے میں روک ہے۔

حضرات! اس شوریدہ سری کے باوجود ملک کے ایک معتدبہ حصہ میں مذہب پر سنجیدگی سے غور کرنے کی رَو بھی اپنا کام کر رہی تھی۔ چنانچہ جملہ نامساعد حالات کے باوجود جن میں سے بعض کی طرف مَیں اشارہ کر چکا ہوں پاکستان میں ایسے بہت سے افراد موجود ہیں جو خالص مذہبی رجحانات کے علمبردار ہیں۔ سب سے خوشکن امر یہ ہے کہ ایسے افراد ہر طبقہ میں موجود ہیں اور ان کی موثر نمائندگی کرتے ہیں۔ پاکستان کی بنیاد اسلامی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نظریہ یہ ہے اور اسلامی نظریہ کے پنپنے کے لئے قرآن مجید بنیادی چیز ہے اور سُنّتِ نبویہ اس کی بہترین معاون ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ شروع سے ہی اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں کا ایک طبقہ یہ آواز بلند کرتا رہا ہے کہ ہمیں جلد سے جلد قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ہماری ساری ترقی کا انحصار قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ یہ آواز صحیح اسلامی آواز ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سیاسیات کے بلند بانگ شور و غوغا کے درمیان بھی یہ آواز مشرقی اور مغربی حصہ میں برابر سُنائی دیتی رہی ہے اور ایک حد تک اسے کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اب حالت یہ ہے کہ ہر طبقہ میں رجوع الی القرآن کی تحریک جاری ہے۔ اگرچہ صحیح رہنمائی نہ ہونے کے باعث ہنوز اس بارے میں افراط و تفریط کا رنگ نمایاں ہے مگر آثار بتلا رہے ہیں کہ وہ وقت قریب ہے کہ اس ملک میں قرآن مجید کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ یوں بھی یہ سوچنے کی بات ہے کہ پاکستان کا قیام کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ خدائے حکیم کی آخری زمانہ کے لئے زبردست سکیم کا ایک محکم حصہ ہے کہ اس نے صفحۂ زمین پر مسلمانوں کی گئی گزری حالت کے باوجود ان کی سب سے بڑی سلطنت قائم کر دی ہے اور آٹھ دس کروڑ مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے تا وہ اسلامی تعلیمات کو اپنا کر اس ملک کو اشاعتِ اسلام کے لئے بطور Base استعمال کر سکیں۔ یہ آسمانی اشارہ ہے اور جماعت احمدیہ کا اس جگہ بطور مرکزی جماعت منتقل ہونا اس اشارہ کی تکمیل کا پہلا مرحلہ ہے۔ الغرض اس وقت پاکستان کے مشرقی اور مغربی حصہ میں قرآن مجید سے لگاؤ کے لئے زبردست تحریک جاری ہے اور یہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کے مذہبی رجحان کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بجا ہے کہ بعض ہوشیار سیاسی علماء اس پاک تحریک کا رُخ اپنے مادی مقاصد کی طرف پھیر رہے ہیں اور بعض لوگ اس پاک تحریک کو ایک نیم سیاسی شاعر کے اقوال سے چپکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں حالانکہ کہاں قرآن مجید خدائے ذوالجلال کا کلام اور کہاں ایک شاعر کا خیال و گمان۔ ع

شتان بین مشرق و مغرب!

قرآن حکیم کی صحیح تعبیر و تفسیر آسمان سے ہی آتی ہے اور اس خزانہ کی چابی مطہر لوگوں کو ہی دی جاتی ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمانوں تک صحیح رنگ میں پہنچ کر انہیں قرآنی حقائق و معارف سے آگاہ کیا جائے اور انہیں قرآن پاک کے ناپیداکنار موتی بھرے سمندر سے آشنا کرایا جائے۔ یہ کام کس طرح کیا جائے اور اس کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ یہ دوسرا موضوع ہے اور اس کے لئے خود ایک مستقل مجلس مذاکرہ کی ضرورت ہے۔

حضرات! تعلیم یافتہ پاکستانی مسلمانوں میں یہ احساس بھی اُبھر رہا ہے کہ ہم بوجہ عجمی ہونے کے اور عربی زبان کے نہ جاننے کے باعث اسلام کے صحیح فہم سے دُور رہے ہیں۔ ہمیں عربی زبان کو اچھی طرح اپنانا چاہیئے کیونکہ اسے پوری طرح سمجھے بغیر ہم قرآن مجید اور سنّتِ نبوی کے مغز اور لب لباب سے پورے طور پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آشنا نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس بارے میں بھی مشرقی اور مغربی پاکستان میں خاص تحریک جاری ہے۔ یہ تحریک علمی بھی ہے اور مذہبی بھی۔ اس سے پاکستان کو عرب ممالک سے مضبوط رشتہ قائم کرنے کا موقع ملیگا اور اس سے پاکستانی سمجھ دار لوگ اسلام کی روح اور دین کی حقیقت کو سمجھنے لگیں گے۔ اس سلسلہ میں حکومتی سطح پر بھی کارروائی ہو رہی ہے اور نوجوان تعلیم یافتہ لوگوں میں ارتقاء اللغة العربية کیلئے لجنات قائم ہیں۔ عام شعور یہ ہے کہ عربی زبان سے پختہ رابطہ اشد ضروری ہے۔ اور اگر صدر مملکت کی یہ تجویز کامیاب ہو جائے کہ اُردو اور بنگلہ کو عربی نسخ کے طریق پر لکھا جائے تو اس سے قومی و ملکی اتحاد کو بھی بڑی تقویت حاصل ہوگی۔ ہم لوگ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد اور تحقیق کی روشنی میں عربی زبان کو ام الالسنہ مانتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ بدیر یا سویر علمی دنیا کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس تحقیق کو بھی اپنانا پڑیگا۔ بہرحال عربی زبان کے متعلق مشرقی اور مغربی پاکستان میں جو تحریک پنپ رہی ہے یہ اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں کے مذہبی رجحان کا خوشگوار دھیل ہے اور اس سے بہت سے اچھے اور درخشندہ نتائج کی پوری اُمید ہے۔ بھلا سوچئے تو سہی کہ اگر یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ عربی زبان سے حقیقی شناسائی حاصل کر لیں تو پرانے علماء کا یہ خیال کہ توفی کے معنے جسم سمیت آسمان پر لے جانے کے ہیں ایک لمحہ میں ھباءً منثوراً نہ ہو جائے گا؟ ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نئی پود کو ایسے

اچھے راستوں کی رہنمائی فرما رہا ہے کہ وہ آخرکار صحیح اسلام کو قبول کرکے اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرینگے اور چار دانگ عالم میں اس کے پرچم کو بلند کرنیوالے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔ آمین

اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں کے مذہبی رجحانات کے سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اب زمانہ کے کچوکوں کے نتیجہ میں اندھی تقلید کا بازار ماند پڑ رہا ہے اور نوجوان اپنی قوتِ فکریہ سے کام لیکر ہر بات کو خود سمجھنا چاہتے ہیں اور ہر دعویٰ کے لئے دلیل کے طلبگار ہوتے ہیں۔ چونکہ مذہب کی بنیاد عقل اور برہان پر ہے، کسی جبر و اکراہ پر نہیں اور سلسلہ احمدیہ اسلام کی اس عظیم ترین خوبی کا علمبردار ہے اس لئے قوتِ فکریہ کے استعمال کے عام رجحان سے مذہب کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہے اور مستقبل کے تعلیم یافتہ دلیل اور برہان کی روشنی میں بہت جلد حقائق کو اپنا سکیں گے۔ قدامت پسندی اور جمود موت کی انگڑائی لے رہی ہے اور اس کے ہمنوا اس حالت پر نالاں ہیں۔ ان کا ذور ہے کہ کسی طرح پُرانی دماغی غلامی اور ذہنی حدبندی کو قائم رکھ کر پُرانی حالت کو قائم رکھا جائے۔ مگر ہر جگہ کے آثار سے ظاہر ہے کہ اب اندھی تقلید کا زمانہ بیت گیا ہے اب محض کسی مولوی کے کسی کو کافر قرار دینے سے اس کی بات سُننے سے لوگ بیزار نہ ہو سکیں گے بلکہ وہ ہر دعویٰ کے لئے دلیل طلب کریں گے اور ہر دلیل کے وزن کا جائزہ لیں گے۔ یہ رجحان علمی تحقیق کی اساس ہے۔ پھر یہ رجحان صحیح مذہبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حقیقتوں کے پانے کیلئے صراطِ مستقیم ہے۔ پس ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے ہر عقیدہ پر برہان رکھتے ہیں اور ہر دعویٰ کو دلیل سے ثابت کر سکتے ہیں اور مذہب کی صحیح روح کو واضح کرنے کے لئے اطمینان بخش بیانات کے حامل ہیں۔ دوسرے فرقوں کے بزرگ نو تعلیم یافتہ لوگوں کی اس قوتِ جستجو کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں جس سے وہ لوگ شکستہ خاطر ہو کر ان سے اور ان کے پیش کردہ مذہبی نظریات سے بیزار ہو رہے ہیں مگر ہمارے لئے یہ صورتِ حال بہت خوشکن ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان خود ان روحانی اور علمی اسلحہ سے اچھی طرح لیس ہوں تا کہ اس فکری معرکہ میں وہ دوسروں کی رہنمائی کا فرض صحیح طور پر ادا کر سکیں۔

جہاں تک اسلام کی عملی زندگی کا سوال ہے محدودے چند دہریہ طبع نو تعلیم یافتہ لوگوں کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ ماننا پڑے گا کہ ایک بہت بڑی تعداد عملی مذہب کی طرف اچھا رجحان رکھتی ہے۔ گزشتہ سالوں کی بے راہ روی کے نتیجہ میں بھی بہت سے تعلیمیافتہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلام کو اپنائے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ ایک بڑا طبقہ ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہو رہا ہے اور ایک خاص تعداد نے عملاً اس رویہ کو اختیار کر لیا ہے وہ حضرت مسیح ناصری کے قول کہ "فریسی جو کہتے ہیں وہ کرو اور جو کرتے ہیں وہ نہ کرو" پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ مسجدوں میں بھی رونق ہے اور دین کی باتوں کا چرچا بھی بڑھ رہا ہے اور اسلام کے متعلق ریسرچ کی روح بھی ترقی کر رہی ہے اور اولیاء امت کے اعمال و اقوال کے مطالعہ کا شوق بھی ترقی پذیر ہے۔ پس اگرچہ سیاسی علماء اپنی دھن میں لگے ہوئے ہیں اور مادہ پرست عوام کا ایک خاصہ حصہ ہنوز قابلِ افسوس روش پر قائم ہے مگر تعلیم یافتہ طبقہ کے مذہبی رجحانات ترقی پذیر ہیں، قرآن مجید اور اسلام سے لگاؤ میں اضافہ ہے۔ عربی زبان سے انسبیت ترقی کر رہی ہے اور دینی روح اچھے طریق پر اُبھر رہی ہے الٰہی منشاء بھی یہی ہے کہ پاکستان کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دَور کی تکمیل ہو۔ پس ہمیں چاہیئے کہ مسلمانوں کی نئی تعلیم یافتہ پود کو قرآن مجید کا وہ زندہ پیغام پورے عزم، پوری قوت اور پورے علم کے ساتھ پہنچائیں جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے۔ انہیں عربی زبان کی روحانی، علمی اور تعبیری لذتوں سے آشنا کرائیں تا وہ اس کے ترانے گائیں۔ انہیں حقانیتِ اسلام اور عقائدِ دینیہ کے ہر حصہ کے بارے میں براہینِ ساطعہ اور دلائلِ نیرہ سے بہرہ ور کریں تا کہ وہ مطمئن دل اور تسلی یافتہ دماغ کے ساتھ اپنے ماحول میں اسلام کے پرچم کو بلند کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

بھائیو! خود سر مولویوں، مادہ پرست پروفیسروں، دنیادار سیاست دانوں کو چھوڑ کر تعلیم یافتہ مسلمان بہت اچھے مذہبی رجحانات رکھتے ہیں۔ وہ صرف حقیقی روحانی اور علمی قیادت سے محروم ہیں۔ غلط کار لوگ چند سطحی مسائل کے ساتھ ان کی قیادت سنبھالنا چاہتے

ہیں مگر وہ اس غلط قیادت کے تاریک اور بھیانک انجام کو دیکھ کر، آزما کر، تجربہ کر کے سخت بےزار ہو رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ احمدی نوجوان، روحانیت سے معمور نوجوان، علمی و عملی قوتوں سے آراستہ نوجوان، عشقِ قرآن و عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مخمور نوجوان آگے آئیں اور تعلیم یافتہ مسلمانوں کی قیادت سنبھالیں اور انہیں سیدھے راستے پر گامزن کر کے اجر و ثواب حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں، ہماری اولادوں اور ہمارے عزیزوں کو اس اہم کام کی توفیق بخشے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"اپنا مطمحِ نظر بلند رکھیے"

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی حالیہ تربیتی کلاس سے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے بصیرت افروز خطاب کا ایک حصہ کسی قدر تلخیص کے ساتھ قارئینِ خالد کی ضیافتِ طبع کے لئے پیش ہے۔

(معتمد مجلس لاہور)

قرآن کریم کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اپنے پروگرام بناتے وقت آپ کو یہ ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ آپ کا مطمحِ نظر بہت بلند ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ .... اس آیت میں مسلمانوں کی علوِ ہمتی اور رفعت کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں ہر شخص کا مطمحِ نظر ستاروں جتنا بلند ہونا چاہیئے۔ پس تم اپنے عزائم کو اتنا بلند رکھو گویا تم نے ستاروں کو توڑ کر لانا ہے۔ اس طریق سے اُمتِ محمدیہ اُمَّةً وَّسَطًا ثابت ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ مطمحِ نظر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک منفی، دوسرا مثبت۔ مثال کے طور پر اگر ہم کہیں کہ "میں جھوٹ نہیں بولوں گا، یا میں ڈاکہ نہیں ڈالوں گا" تو یہ منفی مطمحِ نظر ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہم یہ کہیں کہ "میں سچا انسان بنوں گا، یا میں نیک انسان بنوں گا" تو یہ مثبت مطمحِ نظر ہوگا۔ یہ کہنا کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا اور یہ کہنا کہ میں سچا انسان بنوں گا ان دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ خلا کو پسند نہیں کرتا۔ مادی دنیا میں بھی یہی قانون ہے کہ خلا کو قدرت کسی نہ کسی طرح سے پورا کر دیتی ہے۔ پس جب ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے سنیما نہیں دیکھنا تو لازماً ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے کہ پھر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم کیا کریں گے۔ لیکن جب ہم اس کے ساتھ ہی یہ کہیں گے کہ یہ پیسے جو ہم نے سینما پر خرچ کرنے تھے فلاں فلاں نیک کاموں پر خرچ کریں گے تو یہ خلا پورا ہو جاتا ہے۔ ہمیں بتانا چاہیئے کہ قرآن مجید کے اندر سینما سے زیادہ خوبصورت نظارے ہیں اور جب ہم انہیں قرآن کریم کے حسین عالم کی اطلاع دیں گے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی اطلاع دیں گے تو سینما کی طرف ان کو کوئی رغبت ہو ہی نہیں سکتی۔ پس محض منفی تصور نہ رکھیں بلکہ ساتھ مثبت تصور بھی رکھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر اپنے کاموں میں کامیاب ہوئے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ صرف منفی تصور نہیں رکھتے تھے بلکہ ساتھ ساتھ مثبت تصور بھی رکھتے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ ہر تنظیم کا کوئی نہ کوئی Slogan ہوتا ہے۔ تم اپنا Slogan یہ نہ بناؤ کہ ہم نے بدی نہیں کرنی ہے بلکہ یہ بناؤ کہ ہم نے نیکی کو اختیار کرنا ہے۔ کسی بزرگ نے لکھا ہے کہ جب میں چھوٹا تھا تو مجھے لوگوں کو تنگ کرنے کی عادت تھی۔ میں طرح طرح سے لوگوں کو دکھ دیا کرتا تھا اور اس پر خوش ہوتا تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں جوتا اتار کر نماز پڑھنے کے لئے اندر گیا۔ جب وہ اندر جا کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اس کے جوتے کے اندر کچھ کانٹے رکھ دیئے اور خود ایک طرف چھپ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ ایک اور شخص میری اس تمام کارروائی کو دیکھ رہا تھا وہ میرے قریب آیا اور مجھے کان سے پکڑ کر جوتے کے پاس لے گیا اور کہنے لگا۔ دیکھو اس کے جوتے کا تلا پہلے ہی پھٹا ہوا ہے، کانٹے تو رستہ میں چلتے ہوئے اسے روز لگتے ہوں گے۔ تمہاری یہ شرارت اس کے لئے کوئی انوکھی بات نہیں۔ مزا تو تب تھا کہ تم بجائے کانٹوں کے اس کے جوتے میں کچھ پیسے رکھ دیتے۔ یہ البتہ اس کے لئے کوئی نئی بات تھی۔ وہ بزرگ کہتے ہیں یہ سن کر میں دل میں بہت شرمندہ ہوا اور میں نے کانٹے نکال کر اس کے جوتے میں پیسے رکھ دیئے اور ایک طرف ہو کر اس شخص کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے اپنے جوتے میں سے پیسے نکال لئے اور دعائیں دینے لگا کہ خدا تعالیٰ اسے بہت بہت برکت دے جس نے مجھے مسلسل فاقوں سے نجات دلائی۔

بعد ازاں صاحبزادہ صاحب نے کراچی کے ایک ذی ثروت شخص کے لڑکے کا واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح وہ بری سوسائٹی میں بیٹھنے کی وجہ سے دین سے دور تھا مگر جب سے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں دلچسپی لینے لگا ہے اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی ہے۔ جب اس سے سوال کیا گیا کہ بتاؤ تمہاری پہلی زندگی میں لطف تھا یا اب ہے تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگا کہ جو آج مزا آتا ہے وہ پہلے نہیں تھا۔

اس کے بعد محترم میاں صاحب نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو نیکی میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین +

مسلسل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے چند تازہ

ارشاداتِ عالیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(مرسلہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

○

مغربی افریقہ سے ایک دوست نے لکھا کہ میں اپنی زمین دس سال کے لئے ٹھیکے پر دینا چاہتا ہوں ابھی منظوری نہیں ہوئی۔ حضور ارشاد فرماویں کہ میں کیا قربانی کروں کہ میرا یہ کام ہو جاوے۔ کیا روزے رکھوں یا جو وظیفہ اس کام کے ہو جانے کے لئے ضروری خیال فرماویں اس سے مطلع فرماویں تاکہ اس معاملہ میں کامیابی ہو۔ حضور نے فرمایا:۔

"دعا ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔
میں بھی دعا کروں گا آپ بھی دعا کریں۔"

○

ایک مخلص نوجوان نے تحریر کیا کہ مجھے خواب میں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ تم تبلیغ کیوں نہیں کرتے اور حضور علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگایا۔ اس پر میں نے تبلیغی ضرورت کے پیشِ نظر اپنے رائٹنگ پیڈ پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی محلہ خانیار کشمیر کی قبر کا فوٹو چھپوا لیا ہے کہ اس طرح سے وفاتِ مسیح کے مسئلہ کی تبلیغ ہوتی رہے گی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے میرے اس طریق کو بدعت قرار دیا ہے کہ ایسا فوٹو پیڈ پر نہیں چھپوانا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ:۔

"مرزا رفیع احمد صاحب کا یہ مشورہ درست ہے۔"

○

ایک نو احمدی دوست نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور اُن کے لئے کوئی دُعا تجویز فرما کر ممنون فرماویں اور کسی نصیحت سے بھی نوازیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"نصیحت تو یہی ہے کہ تقویٰ اختیار کریں اور دُعا رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا پڑھا کریں۔"

○

برٹش گی آنا سے ایک غیر مسلم نے لکھا کہ اپنا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لٹریچر بھی بھجوائیں اور اپنے مشنوں کے پتوں سے بھی اطلاع دیں۔ نیز دریافت کیا کہ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم یہودی عیسائی یا کسی اور فرقے کا آدمی کوئی نیک کام کرے تو کیا اس کو اس کا اجر ملے گا؟ حضور نے فرمایا:۔ "وکالت تبشیر ان کو لٹریچر بھجوا دے۔" نیز فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر نیکی کا اجر دیتا ہے۔"

○

ایک نو مبائع دوست نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بشیر احمد نام مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے۔ پھر دیکھا کہ میں نے ایک مسجد کے غسل خانہ میں جا کر غسل کیا ہے۔ پھر دیکھا کہ ایک فقیر نے نماز پڑھانی شروع کی ہے میں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ نماز پڑھانے کے بعد دیکھا کہ اس فقیر نے ۲۰ قدم کے قریب جا کر گریہ وزاری کرنی شروع کر دی ہے جس طرح کہ ایک عاشق اپنے محبوب کے فراق میں گریہ وزاری کرتا ہے۔ اس کے بعد دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے ایک نوٹ دیا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا میں دل میں کہتا ہوں کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں لیکن آپؐ تو زندہ ہیں۔ ان خوابوں کے بعد اب میں نے بیعت کر لی ہے ان خوابوں کی تعبیروں کے متعلق ارشاد فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو بیعت پر استقامت عطا فرمائے۔ یہ خوابیں اچھی ہیں۔ تعلق باللہ کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔"

○
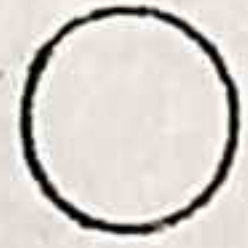
لائل پور کے ایک دوست نے خواب میں دیکھا کہ قادیان کا نظارہ ہے۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ریتی چھلہ میں بڑ کے درخت کے نیچے کھڑے ہیں۔ اور بہت سے بزرگ اُن کو تاج پہنا رہے ہیں۔ اتنے میں اذان کی آواز سنی جو مشرق کی جانب سے آ رہی تھی میرا منہ مغرب کی طرف تھا۔ حضور نے فرمایا:۔

"ظفر کے معنے کامیابی کے ہیں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح دے گا۔"

○

صوبہ اڑیسہ بھارت سے ایک دوست نے لکھا کہ اُن کی لڑکی کی شادی سنہ ۴۵ء میں ہوئی تھی۔ ابھی تک اُس کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کسی نے جادو کر دیا ہے۔ اس علاقہ میں جادوگر بہت ہیں۔ دو دفعہ بچہ ضائع ہو چکا ہے۔ میرے بعض رشتہ دار زور دے رہے ہیں کہ فلاں شخص سے جادو کا اثر دور کراؤ اور اُس سے گنڈا لینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر ایسا گنڈا منع ہے تو ارشاد فرمائیں کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا:۔

"تعویذ گنڈے سب شرک ہیں۔ علاج کروائیں اور دعا کریں۔"

○

ایک احمدی نوجوان نے لکھا کہ مجھے ایک دوست سے جسمانی تعلق کے لئے بہت سی خوابیں آئی ہیں کہ اُن کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن میری کوشش پر اُن کی طرف سے انکار ہوا ہے۔ اگرچہ کوشش جاری

ہے اور بعض لوگوں نے کامیابی کے متعلق تسلّی دلائی ہے۔ لیکن پھر بھی دل مغموم ہے کہ خواب پوری ہوتی نظر نہیں آرہی۔ حضور نے فرمایا:۔
"اگر وہ رشتہ دینا منظور نہیں کرتے تو آپ کسی اور جگہ رشتہ کی کوشش کریں کیونکہ خواب کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ ظاہری رنگ میں ہی پوری ہو"۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

والدین اپنی اولاد کے ایمانوں کی فکر کریں

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف اپنی ذات ہی کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ ہماری اولاد کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے۔ فرماتا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارًا کہ اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل وعیال اور بچوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ افسوس ہے کہ بہت سے والدین اس خدائی حکم کی طرف توجہ نہیں دیتے اور جس طرح اپنی اولاد کی دنیوی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں اُن کی دینی حالت اور عاقبت کو درست کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یہ اپنی اولاد سے ہمدردی نہیں۔ چاہیئے کہ ہر ایماندار اصل فکر اس بات کی کرے کہ اُس کی اولاد میں ایمانداری اور تقویٰ پیدا ہو۔ چونکہ ہر احمدی اس قابل نہیں ہوتا یا اُس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ اُس کی دینی تربیت خود کر سکے اور نہ ہی ہر ایک میں اتنی استطاعت ہوتی ہے کہ وہ استاد رکھ کر اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلا سکے اس لئے خدام الاحمدیہ نے بچوں کی تربیت کے لئے ایک رسالہ تشحیذ الاذھان جاری کیا ہوا ہے۔ ہر احمدی جس کے بچے ہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ اس رسالہ کو خریدے۔ اگر آپ کے بچے سات سال کی عمر سے یہ رسالہ پڑھنا شروع کر دیں گے تو یقین ہے کہ ۱۵ سال کی عمر تک ان میں دینی رنگ اتنا پختہ ہو جائے گا کہ دنیا داری کی رَو ان کو ایمان سے متزلزل نہیں کر سکے گی۔ پس اس طرف سے غفلت نہ برتیں۔ اس میں آپ کا اور آپ کی اولاد کا بھلا ہے۔

مرزا رفیع احمد

مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

موجِ کیف!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رات جب اپنے خیالوں میں مَیں تنہا نکلا
دفعتہً دل سے عجب کیف کا دریا نکلا

محفلِ انجم و مہتاب کی دُنیا لرزی
خلوتِ دل سے وہ جب ساتھ میرے آ نکلا

بیخودی بامِ اُفق پر ہوئی سرگرمِ خرام
بے کلی بول اُٹھی وہ رُخِ زیبا۔ نکلا

مَیں نے سمجھا کہ سرِ بزمِ تجلّی ہے کوئی
غور سے دیکھا تو اپنا ہی سراپا نکلا

چاندنی رات فقط آنکھ کا جادُو نکلی!
لالہ و گُل کا بھرم ایک تماشا نکلا

اے وفا سوخت! تیری یاد فقط خواب رہی
بھُولنے والے تیرا نام — زمانہ — نکلا

کوئی بتلائے کہ اِس وادیٔ پُر خار میں کون؟
اپنا گھر چھوڑ کے مجھ سا کوئی تنہا نکلا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اے محبت یہ میرا ذوق تھا یا تیرا ستم
ڈوب کر میں تیرے دریا میں بھی پیاسا نکلا

تیغ کے سامنے انصاف نے دم توڑ دیا
پھول بازار میں جب آیا تو ادنےٰ نکلا

جو بھی آیا تیری اس بزم میں تنہا آیا
جو بھی نکلا تیری اس بزم سے تنہا نکلا

اخترِ گوشہ نشیں چاک گریباں ہی سہی
آج کے دور میں وہ خادمِ یکتا نکلا

اقبال فیض صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

زرّیں اقوال

۱- احسان کر کے بھول جانا چاہیئے۔

۲- کرم یہ ہے کہ سوال سے پہلے دیا جائے۔

۳- خدا تعالیٰ پر توکل ایمان کی روح ہے۔

۴- حسد وہ آگ ہے جس میں تمام نیکیاں جل جاتی ہیں۔

۵- دین کی خدمت کرنے والا ہی سب سے معزز ہے۔

۶- قوم کی خدمت انسان کو بلند کر دیتی ہے۔

۷- سب سے اچھا وقت وہ ہے جو عبادات میں گزرے۔

۸- انکو دیکھو جو زمانے میں تم سے بھی غریب ہیں۔

۹- بہتر مرد وہ ہے جس کا سلوک اس کے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہو۔

۱۰- اصل خوشحال وہی ہے جسے سکونِ دل کی دولت میسّر ہو۔

مکرم احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب گوجرہ

"انداز ہمارا دیکھ لیا"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام کے چہرے پر روشن اک نور کا تارا دیکھ لیا
اللہ کے پیاروں نے گویا اللہ کا پیارا دیکھ لیا

ربوہ کے کہستاں سے جاری عرفان کا دھارا دیکھ لیا
اک وادیٔ خشک و ویراں میں جنت کا نظارا دیکھ لیا

دنیا کی ہر اک شے ہیچ ہوئی، ایماں کی حرارت تیز ہوئی
اب ہم نے مسیح و مہدی کا اک راج دلارا دیکھ لیا

فرمانِ خدا، ارشادِ نبیؐ، اقوالِ بزرگاں کیا کہیئے،
جو پڑھتے تھے، جو سنتے تھے، وہ سارے کا سارا دیکھ لیا

امواجِ تلاطم سے کہدو اس جوشِ غضب سے کیا حاصل
منجدھار سے ہم بچ نکلے ہیں، دریا کا کنارا دیکھ لیا

اے دنیا بھر کے داناؤ! اب کشتیٔ نوحؑ میں آجاؤ
گردابِ بلا سے بچنے کا جو تم میں ہے یارا دیکھ لیا

ایسے میں بھلا ان سنگ دلوں سے عرضِ تمنا کون کرے
اک لفظِ محبت تک بھی نہیں ہے جن کو گوارا دیکھ لیا

اے میرے خدا ہے تیرے سوا، کوئی بھی نہیں ہمدم اپنا
اغیار تو خیر اغیار ہوئے اپنوں کا سہارا دیکھ لیا

اسلام کی خاطر جیتے ہیں، اسلام کی خاطر مرتے ہیں
اس دور کی چشمِ بینا نے انداز ہمارا دیکھ لیا

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور
گھانا (مغربی افریقہ)

افادیتِ حدیث

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ (آل عمران ع)

یعنی اے رسول تو لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے محب ہو تو میری پیروی کرو جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہارا محب اور تم اسکے محبوب ہو جاؤ گے۔ پھر وہ تمہارے تمام گناہ بخش دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ نیز یہ حکم بھی پہنچا دے کہ لوگو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ منکرین سے کوئی محبت نہیں رکھتا"

اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کی جائے۔ آپؐ کے اقوال و افعال کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا جائے۔ آپؐ کے تقریرات[1] کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے تاکہ نہ صرف یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیں۔ نیز اس آیت سے یہ بھی واضح ہے کہ فرمانِ رسول اکرمؐ سے روگردانی کرنیوالا بھی زمرہ کافرین میں شامل ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اُسوہ حسنہ قرار دیا ہے (سورہ احزاب ع ۳) اور اس اُسوہ پر عمل کرنے کے لئے احادیث النبی ہمارے لئے ایک نہایت اہم ذریعہ ہیں۔

بعض لوگ ارشاد باری تعالیٰ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ اور لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم ہی ہر امر کے لئے کافی ہے اسلئے حدیث کی ضرورت نہیں۔ لاریب قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے مگر قرآن شریف کی دوسری آیات سے پتہ لگتا ہے کہ قرآن شریف کے اصولی احکامات کی تفصیلات کیلئے احادیث النبیؐ سے استفادہ ضروری ہے ورنہ سُنّت و حدیث کے بغیر ارکانِ اسلام میں سے بنیادی رکن نماز ہی کی کیفیات اور کمیات کا فیصلہ نہ ہو سکے گا اور یہی صورت دوسرے ارکان کی ہوگی۔ اسی لئے ہم سُنّتِ نبوی اور اسکے تائیدی گواہ یعنی "حدیث" کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

---

[1] تقریرات سے مراد وہ افعال ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے کئے گئے اور حضور علیہ السلام نے ان سے منع نہیں فرمایا۔ ان روایات کو تقریری احادیث کہتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام صرف تلاوتِ آیات
یعنی قرآن کریم کا پہنچانا ہی قرار نہیں دیا بلکہ اس کے علاوہ
"تعلیمِ حکمت" اور "تزکیۂ نفوس" بھی آپ کا کام تھا۔ چنانچہ
آپؐ نے قرآن کریم کو اپنے اُوپر وارد کر کے ہمارے لئے
راہِ عمل متعین فرمائی، اپنے اقوال سے بحرِ حکمت کے بیبہا موتی
ہمارے لئے ارزاں کر دیئے اور اس تزکیہ اور حکمت کے
حصول کے لئے ہمیں احادیث کا دروازہ کھٹکھٹائے بغیر
کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

اس بات کا کہ قرآن کریم ہر چیز پر حاوی ہے
اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وصول الی اللہ کے لئے حضور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی روش کی چنداں
ضرورت نہیں تو گویا اس سے (نعوذ باللہ) آپ کی بعثت
ہی غیر ضروری نہیں ثابت ہو جاتی پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ نے
صرف قرآن کریم کو ہی ایک کتابی صورت میں نازل فرما دیا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہی اس
امر کی دلیل ہے کہ ہم آپؐ کے اقوال و افعال کو راہِ
عمل بنائیں، یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود
ارشاد فرمایا کہ "لیبلّغ الشاھد الغائب فانّ
الشاھد عسیٰ ان یبلّغ من ھو اوعیٰ لہ منہ"
(بخاری کتاب العلم) میری باتیں سننے والوں کو چاہیئے
کہ وہ غیر حاضر اور آئندہ آنے والے لوگوں تک میری
باتیں پہنچاتے چلے جائیں ممکن ہے کہ وہ بعد میں سننے والا
اس کی نسبت زیادہ سمجھنے والا اور قبول کر کے تدبر کرنے
والا ہو کہ تا آئندہ آنے والی نسلوں پر اتمام حجت بھی
ہو جائے اور وہ اپنے لئے صحیح راستہ بھی متعین کر سکیں

یہی وجہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ قال اللہ تعالیٰ کی اتباع
میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اسی
طرح ضرورت ہے جس طرح لا الٰہ الا اللہ کے
ساتھ محمد رسول اللہ کی ہے۔

حَکَمِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حدیث
کی افادیت کے بیان میں فرماتے ہیں:۔

"ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔
کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اخلاقی
اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی
ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن
کی خادم اور سنت کی خادم ہے ۔۔۔۔ اور
ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے
سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے اور
سنت رسول اللہؐ کا فعل اور حدیث سنت
کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے ۔۔۔ بہرحال
احادیث کی قدر کرو اور ان سے فائدہ
اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور
سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی
تکذیب نہ کرو بلکہ چاہیئے کہ احادیث نبویہ
پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ
کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ
ترک فعل مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس
کوئی حدیث ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۰۷-۱۰۸)

مکرم محمود اقبال صاحب
حلقہ بھاٹی گیٹ - لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آفتابِ حق کا طلوع اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

یعنی ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

یہ الفاظ کہہ کر خدا تعالیٰ نے اسلام کی دائمی عظمت قائم کر دی ہے اور آنے والے حالات کے مدنظر مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی ہے تا وہ پُر اُمید رہیں اور یقین رکھیں کہ جب بھی اُن کے قلوب اسلامی تعلیمات سے باغی ہونے لگیں گے اور اسلام حوادثِ زمانہ کا شکار ہوتا نظر آنے لگے گا تو اللہ جلشانہٗ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھاتے ہوئے ایسے وجود کھڑے کر دے گا جن کی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ دین اسلام کا چہرہ نکھر آئے گا۔

اس آیت کی مزید تشریح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا:-

"انّ اللہ یبعث علیٰ کلّ رأس مائۃ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا"

یعنی اُمّتِ مُسلمہ کے لئے خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدّد مبعوث فرمائے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔ اور مرورِ زمانہ کے سبب اُس صدی میں جو کدورتیں پیدا ہو چکی ہوں گی وہ اس مجدد کے ذریعہ ختم کی جائیں گی، اور اسلام ہمہ وقت اور ہمہ گیر طور پر ایک زندہ مذہب کی حیثیت سے قائم رہے گا۔

خدائے عزّ وجلّ کے اس محبوبؐ کے الفاظ کی تائید ہم اگر تاریخ کے اوراق سے طلب کریں تو معلوم ہوگا کہ واقعی جب کبھی اُمّتِ مُسلمہ کا قدم اسلامی تعلیمات سے بھٹکا تو خدا نے اپنے اُس وعدے کے موافق جو اُس نے قرآن حکیم میں کیا تھا وقتاً فوقتاً مجددین مبعوث فرمائے اور گزشتہ تیرہ صدیوں میں تیرہ مجدّدینِ اسلام یکے بعد دیگرے تجدیدِ اسلام پر مامور کئے گئے۔ لیکن حیرت ہوتی ہے یہ خیال کر کے کہ خدا جو اپنے وعدوں میں بہت پکا ہے چودھویں صدی میں جو اسلام کی تعلیمات کو مٹانے اور تثلیث کے عقیدہ کو اُبھارنے میں سب سے زیادہ خطرناک ہے کوئی مصلح پیدا نہ کرے۔ چودھویں صدی ختم ہونے کو ہے لیکن ہمارے غیر احمدی احباب کو سنّت اللہ پر یقین نہیں آرہا۔ لاریب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنّت کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مطابق چودھویں صدی میں بھی مجدد مبعوث فرمایا اور مجدد
بھی وہ جو جملہ مجددین کا سردار ہے۔ جس کی شان میں
حضرت سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا کہ:۔

"اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا
تو وہ مجدد جس کو مسیح اور مہدی بھی کہا
گیا ہے اپنے نفسِ قدسی سے ایک بار
پھر زمین پر لے آئے گا"

چودھویں صدی کے اوائل کی تاریخ کے مطالعہ سے
معلوم ہوگا کہ شرک اور جہالت کا اس قدر دَور دَورہ
تھا کہ اسلام کی اصلی شبیہہ نظر ہی نہ آتی تھی اور ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ اسلام اپنا تابناک ماضی کھو دے گا اور اس
کا وقار عرب کے صحراؤں میں دفنا دیا جائیگا (العیاذ باللہ)
حالات اتنے نازک ہو چکے تھے کہ اسلام کا
ٹمٹماتا ہوا چراغِ سحری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریکی میں چھپتا
دکھائی دیتا تھا۔ دشمنانِ اسلام ہر ممکن حربے سے اسلام
کے بطلان میں مصروف تھے۔ علماءِ کرام اپنے اقتدار
کی آگ میں بھسم ہو رہے تھے اور مسلمانوں کی حالت بالکل
اس مصرع کے مطابق تھی :۔

مسلماں نہیں راکھ کا ہے یہ ڈھیر

اس زمانہ کا کیا ہی اچھا نقشہ حضرت مامورِ ربانی
نے کھینچا ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنی ہر طرف کفر اس طرح جوش مار
رہا تھا جس طرح میدانِ کربلا میں افواج
یزید تھیں۔ اور اسلام اس طرح بیمار و
بےکس نظر آتا تھا جیسے میدانِ کربلا میں
حضرت زین العابدین"۔

الغرض ہر طرف اسلام کی تذلیل ہو رہی تھی اور متلاشیانِ
حق کی زبان پر یہ صدا تھی کہ ؎

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

کشتیٔ اسلام اس وقت عجب طوفان کے گرداب
میں پھنسی تھی کہ خدا نے ایک ناخدا بھیجا اور ایک ایسے
مامور من اللہ کو بھیجا جس نے اسلام کے وقار کو قائم
کر دکھایا اور ایک دفعہ پھر اسلام کے چمن میں بہار عود
کر آئی۔ ہندوستان کے گمنام گوشے سے ایک ایسا
عظیم المرتبت انسان پیدا ہوا جس نے بآوازِ بلند یہ
اعلان فرمایا ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اس مردِ خدا کی تائید مشیتِ ایزدی سے چاند
اور سورج نے گہنا کر کر دی۔ اور بھی طرح طرح کے
نشانات ظاہر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کی صداقت کی
منادی کر دی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہی واقعات کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

یعنی آسمان سے آواز آ رہی ہے کہ
مسیح آ گیا مسیح آ گیا اور زمین بھی امام وقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی آمد کی اطلاع دے رہی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی دین کا احیاء اور شریعت کا قیام تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے دین کا احیاء کیا اور شریعت قائم کی اور تاریک قلوب کو ضیا بخشی اور دنیا پر واضح ہو گیا کہ یہی وہ مہدی معہود ہے جس کی آمد کی پیشگوئی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔

دین اسلام کے غلبہ کو قریب تر لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک قلمی جہاد کا آغاز فرمایا اور ہر ذی عقل انسان کو اس جہاد کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا:-

"اِس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو وہ اسلام کی تائید کے لئے کرے اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے ــــ جو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رکھتا وہ یاد رکھے کہ خدا ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں!"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)

نیز فرمایا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا مگر خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سامان پیدا کر رہا ہے کہ شان محمدیت دنیا میں ایک بار پھر پہلی شان کے ساتھ اُجاگر ہو رہی ہے!"

اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام ع

"آ رہا ہے اِس طرف احرار یورپ کا مزاج"

اب سوچنا ہے کہ ہم جو اپنے تئیں مامور من اللہ کی جماعت میں شامل کرتے ہیں، ہم نے خدا کے وعدوں کو قریب تر لانے کے لئے کیا کچھ کیا ہے؟ کیا ہم واقعی بلحاظ اپنے اعمال کے اور بلحاظ اپنے افعال کے اس مامور کی لائی ہوئی ہدایت پر چل رہے ہیں؟ آئیے ہم اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں کہ ہم نے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور قال اللہ اور قال الرسول کو ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دینے اور اسلام کی تائید کے لئے ہر وقت کوشاں رہنے کا عہد کیا تھا ــــ آیا ہم اُس عہد کو نبھا رہے ہیں یا نہیں؟

اسلام کی ترقی بہرحال مقدر ہے خواہ ہم اسلام کی ترقی کے لئے راہ ہموار کریں یا نہ کریں۔ ع

"قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا"

مگر قیامت کے دن ہمیں اس عہد کے متعلق جوابدہ ہونا ہوگا۔

سو آئیے! ہم عہد کریں کہ آج سے لے کر زندگی کے آخری لمحے تک اسلام کی ترقی کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں رکھیں گے تاکہ ہم خدا کے حضور کامیاب و کامران لوٹیں۔

"خالد" میں
اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے!

صحت و طب

خون

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میو ہسپتال (لاہور) کے بلڈ بنک کو مریضوں کے لئے خون حاصل کرنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ رضا کارانہ طور پر خون کے عطیے دینے والوں کی کمی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بن آئی ہے جنہوں نے خون دینا پیشہ بنالیا ہے۔ وہ اپنی صحت کی پرواہ کئے بغیر قیمتاً خون دیتے ہیں۔ بیماروں کے لواحقین بھی خون دینے سے کتراتے ہیں اور خون حاصل کرنے کے لئے انہی پیشہ وروں کی طرف رجوع کرتے ہیں —— ادھر امریکی ریاست کولمبیا کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں کی پولیس نے ایک ایسے خفیہ بلڈ بنک کا سراغ لگایا ہے، جس کے مالک بے سہارا لڑکوں کو پکڑ کر جان سے مار دیتے تھے اور اُن کا خون جمع کر لیتے تھے۔ بعد میں یہ خون حاجتمند مریضوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جاتا۔

خون جسمانی رگ و ریشہ اور اعضاء کی نمو و پرداخت اور اُن کے فاضل مواد کے اخراج کا ذریعہ ہے۔ خون ایک سُرخ سیال ہے جو حیوانی اور انسانی جسم میں دوڑتا ہے۔ پانی کے مقابلے میں یہ قدرے بھاری ہوتا ہے۔ جو خون بڑی رگوں میں دوڑتا ہے اس میں آکسیجن کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ اسی سبب سے وہ چمکدار سُرخ ہوتا ہے۔ انسانی جسم کے مجموعی وزن کا ۱/۱۳ حصہ خون پر مشتمل ہوتا ہے۔

خون کی گردش دل کی دھڑکن کی رہینِ منت ہے۔ دل ایک منٹ میں ۷۲ سے ۱۲۰ بار دھڑکتا ہے اور یُوں خون کو پُورے جسم میں گرداں رکھتا ہے۔ دل ایک دھڑکن سے ۱۵۰ سے ۱۹۰ سی سی خون کو دھکیلتا ہے۔

خون کا خوردبینی مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ اس میں دو طرح کے خلیے ہیں۔ ایک سُرخ دوسرے سفید۔ سُرخ خلیے (یا ذرّات) زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں اور سفید مقابلۃً کم۔ سیّال میں (جو پلازمہ کہلاتا ہے) پانی، البیومنز اور پروٹین ہوتی ہے، تھوڑی سی مقدار میں معدنی نمک بھی ہوتے ہیں۔ جن میں سوڈیم کلورائیڈ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ خون کے خلیے ہڈیوں کے گودے سے بنتے ہیں۔ ہر روز سُرخ ذرّات کی ایک مقدار تلف ہو جاتی ہے لیکن اس کی تلافی ساتھ ہی ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ ایک سو بیس دن کے بعد خون کے تمام پُرانے سُرخ ذرّات کی جگہ نئے ذرّات لے لیتے ہیں۔

مریضوں میں انتقالِ خون کے طریقے سے سترھویں صدی میں انگلستان اور فرانس کے اطباء واقف تھے۔ ابتداءً بھیڑوں، کُتّوں اور بلّیوں پر تجربے کئے گئے۔ انیسویں صدی کے اوائل میں انگلستان کے جراحوں نے انسانی جسم میں انتقالِ خون کے تجربے شروع کئے (باقی صفحہ ۳۲ پر)

تبلیغ کا مؤثر طریقہ

(از جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون سابق ایڈیٹر "ریاست" دہلی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میری زندگی کا یہ تجربہ ہے کہ آریہ سماجیوں، انشورنس کمپنیوں کے ایجنٹوں، کمیونسٹوں، عیسائی پادریوں اور احمدیوں کو اپنے خیالات کی تبلیغ یا اپنے کاروبار کے پراپاگنڈا کا ایک خبط سا ہوتا ہے اور ان میں سے اکثر ایسے اصحاب ہوا کرتے ہیں جو پبلک سائیکالوجی سے ناواقف ہوتے ہوئے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے اور وہ تبلیغ یا پراپاگنڈا کو صرف ایک فرض سا سمجھتے ہیں۔ اس کا دوسرے پر چاہے اثر ہو یا نہ ہو۔ حالانکہ اگر یہ لوگ پبلک سائیکالوجی سے واقف ہوتے ہوئے خود ایک نمونہ ثابت ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی تبلیغ یا پراپاگنڈا کا اثر نہ ہو۔ تبلیغ کے مؤثر یا غیر مؤثر ہونے کے سلسلہ میں چند واقعات سنیئے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنی زندگی میں لاکھوں ہندوؤں کو مسلمان بنایا مگر یہ واقعہ ہے اور تاریخی شہادتیں موجود ہیں کہ آپ نے اپنی زندگی میں کسی ایک ہندو سے بھی کبھی یہ نہ کہا کہ وہ اپنے ہندو مذہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرے۔ اور لاکھوں ہندو اگر مسلمان ہوئے تو خواجہ معین الدین چشتیؒ کی پاکیزہ زندگی اور ان کے اسوۂ حسنہ سے متاثر ہو کر۔

میری عمر سولہ برس کی تھی جب میں موگا (فیروزپور) کے ہسپتال میں کام کرتا تھا۔ اس زمانہ میں وہاں کے عیسائی مشنریوں میں ایک صاحب پادری ہاپڈ تھے۔ علاقہ میں پلیگ کا زور تھا اور یہ ہاپڈ صاحب علاقہ کے بھنگیوں اور چماروں کے گھروں میں جا کر وہاں مریضوں کی خدمت انجام دیتے حالانکہ پلیگ کی وبا کے باعث بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو چھوڑ جاتا۔ مسٹر ہاپڈ کے اس اسوۂ حسنہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ علاقہ کے بھنگیوں اور چماروں کی کافی آبادی نے عیسائی مذہب قبول کر لیا اور ان عیسائیوں اور چماروں کی اولاد آج سماجی اور اقتصادی اعتبار سے ہندوؤں اور سکھوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

میں جب فیروزپور میں تھا تو اس زمانہ میں وہاں ڈپٹی کمشنر ایک صاحب مسٹر سی۔ ایچ۔ اٹکنس تھے جو انڈین سول سروس کے ممبر تھے اور بعد میں یہ پنجاب میں سیشن جج اور ریاستہائے پھلکیاں (نابھہ، پٹیالہ اور جیند) کے پولیٹکل ایجنٹ بھی رہے۔ یہ صاحب اس زمانہ میں غالباً ڈیڑھ دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ آپ مشنری سپرٹ کے نیک دل تھے۔ آپ کے متعلق یہ واقعہ دلچسپ اور قابل تقلید ہے کہ آپ نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اتنے بڑے عہدہ سے مستعفی ہو کر اپنی زندگی رفاہِ عام کیلئے وقف کر دی اور ترن تارن (امرتسر) کے کوڑھیوں کے ہسپتال میں بیماروں کی خدمت کا کام اختیار کر لیا۔ آپ کے اس اسوۂ حسنہ کو دیکھ کر کون شخص ہوگا جو متاثر نہ ہو اور عیسائی مشنریوں کی تعریف کرنے پر مجبور نہ ہو۔

تبادلۂ آبادی سے پہلے ایک احمدی نوجوان گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں سرکاری ملازم تھے جن کا نام نسیم سیفی تھا۔ یہ وہاں اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے اور ہفتہ میں ایک دو بار دفتر "ریاست" میں ضرور تشریف لاتے کیونکہ اُن کی نظمیں "ریاست" میں شائع ہوتیں۔ یہ بہت اچھی نظمیں کہتے اور میرا یقین تھا کہ اُن کا مستقبل بطور ایک شاعر کے بہت ہی شاندار ہے۔ چند ماہ یہ دفتر "ریاست" میں آتے رہے تو اس کے بعد آپ نے ایک روز فرمایا کہ آپ سرکاری ملازمت ترک کر کے افریقہ جا رہے ہیں اور وہاں بطور ایک احمدی مبلغ کے اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ مَیں نے پوچھا کہ وہاں کیا تنخواہ ملے گی تو انہوں نے بتایا کہ ساٹھ روپیہ ماہوار۔ اُن کے اس جواب کو سُن کر مَیں نے ان سے کہا کہ "تم بہت ہی بے وقوف ہو جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار کی مستقل سرکاری ملازمت چھوڑ کر ساٹھ روپیہ ماہوار کی غیر سرکاری ملازمت اختیار کر رہے ہو"۔ مجھے اب تک یاد ہے میرا جواب سُن کر یہ مسکرا دیئے اور غالباً اُسی ہفتہ یہ ملازمت چھوڑ کر افریقہ چلے گئے۔ ان مسٹر نسیم سیفی* سے اُس کے بعد کبھی ملنے کا اتفاق نہیں ہوا اور پندرہ سولہ برس سے تو ان کا کوئی خط بھی نہیں ملا اور مجھے یہ علم بھی نہیں کہ یہ آجکل کہاں ہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ جب بھی کوئی احمدی مجھ سے ملتا ہے تو مَیں اُس سے ان کی خیریت کے متعلق دریافت کر لیتا ہوں۔ اور میرے دل میں اس شخص کے لئے نہ صرف انتہائی عزت و احترام بلکہ کچھ محبت کے جذبات بھی موجود ہیں اور مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ان کی قربانی کی سپرٹ افریقہ میں کتنے لوگوں کو احمدیوں کے حلقہ میں لانے کا باعث ہوئی ہوگی۔

بہت برس ہوئے دفتر "ریاست" میں ایک مسلمان اکونٹنٹ مسٹر انشاء اللہ تھے۔ خیالات کے اعتبار سے یہ احمدی تھے اور آجکل غالباً لاہور میں چارٹرڈ اکونٹنٹ کے طور پر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ اُس زمانہ "ریاست" عروج پر تھا اور صرف خط و کتابت کی پوسٹیج پر ہی دس بارہ روپیہ روزانہ خرچ ہوتا کیونکہ اخبار کے پراپاگنڈا کا لٹریچر بہت بڑی تعداد میں بھیجا جاتا۔ ان مسٹر انشاء اللہ کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ مَیں نے ایک دن دیکھا کہ وہ اپنے میز پر بیٹھے اپنا ایک پرائیویٹ پوسٹ کارڈ لکھ رہے ہیں اور یہ پوسٹ کارڈ دو پیسہ کا سرکاری ہے جو یہ دفتر آتے ہوئے ڈاکخانہ سے خرید کر لائے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ایسی صورت میں کہ ہزارہا روپیہ کی دفتر میں سٹیشنری موجود ہے۔ دفتر کے سب لوگ یہ سٹیشنری اپنی پرائیویٹ خط و کتابت کے لئے استعمال کر لیتے ہیں اور دس بارہ روپیہ روزانہ کی ٹکٹوں میں سے اگر آپ دو پیسہ کا ٹکٹ یہاں لگا لیں تو دفتر کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو آپ نے ڈاکخانہ سے پوسٹ کارڈ لانے کی کیوں تکلیف کی۔

* محترم سیفی صاحب اسوقت ہمارے نائیجیریا مشن کے انچارج اور دوسرے مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ ہیں نیز نائیجیریا کے مشہور اخبار "TRUTH" کے آپ ایڈیٹر ہیں (ادارہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسٹر انشاء اللہ نے جواب دیا کہ "جس شے پر حق نہ ہو اُس شے کو مفت حاصل کرنا گناہ ہے"۔ ان کا یہ جواب سُن کر گو میں ہنس دیا مگر اس واقعہ کا مجھ پر اثر یہ ہوا کہ آئندہ دفتر "ریاست" کے لئے جب کبھی کسی کلرک، چپڑاسی یا ملازم کی ضرورت ہوتی تو میں قادیان کے ایک دوست کو کسی احمدی کو بھیجنے کے لئے لکھتا۔ ایک احمدی دوست خان بہادر میاں محمد صادق سے احمدی حضرات کی دیانتداری کے متعلق ذکر ہوا تو میں نے کہا کہ دوسرے مذہبی لوگ تو گناہ کرتے ہوئے خدا سے ڈرتے ہیں مگر احمدی حضرات گناہ کرتے ہوئے خدا سے ایسے ہی بدکتے ہیں جیسے گھوڑا کسی سایہ سے بدکتا ہے۔

الغرض جو لوگ اپنے خیالات یا اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا چاہتے ہوں اور اُن کی خواہش ہو کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوں تو اُن کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود ایک نمونہ ثابت ہوں تا کہ لوگ اُن کے اُسوۂ حسنہ سے متاثر ہو کر ان کی تقلید کریں ورنہ خود نمونہ ثابت نہ ہونا اور دوسروں کو اپنی تقریروں میں اچھا ہونے کی تاکید کرنا قطعی لاحاصل ہے۔ لوگوں پر بے عمل زندگی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

بہترین وعظ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۹)

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

تحریر فرماتے ہیں:-

"ناصر دواخانہ کا منجن "اکسیر پائیوریا" ایک عرصہ سے میرے استعمال میں ہے میں نے اسے بہت مفید پایا ہے جزاھم اللہ"

● اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا کامیاب علاج۔

قیمت:- فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خوبصورت

پائیدار

موزوں

نظر اور دُھوپ کی عینکیں

بنوانے کے لئے

بشیر جنرل سٹورز گولبازار۔ ربوہ

میں تشریف لائیں!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خُون

(بقیہ صفحہ ۲۸)

بعد میں جرمنی کے اطبّاء نے بھی اس نوع کے تجربات کئے جن میں سے اکثر کا نتیجہ مہلک نکلا۔ ۱۹۰۷ء میں خون کی چار اقسام دریافت ہوئیں۔ جن کی بناء پر معلوم ہوا کہ مختلف اقسام کے خون کی آمیزش سے ردِّ عمل ہوتا ہے اور بسا اوقات مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

دَورِ جدید میں کسی مریض کو خون دینے سے پہلے خون کی قسم معلوم کر لی جاتی ہے۔ متذکرہ قسموں کو اے، بی، اے بی اور او کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ موخر الذکر نوعیت کا خون ہمہ گیر ہے اور ہر مریض کو دیا جا سکتا ہے۔

سائنس دانوں نے علاج کے سلسلے میں انسانی خون کی اہمیت اور افادیت تو ثابت کر دکھائی ہے لیکن وہ خون کا بدل تیار نہیں کر پائے (گو اس سلسلہ میں تجربات ہو رہے ہیں اور توقع ہے کہ بعض جانوروں کا خون انسانی جسم میں استعمال کیا جا سکے گا۔) یہی وجہ ہے کہ تمام مہذب اور ترقی یافتہ ملکوں میں رضا کارانہ بنیادوں پر انسانی خون جمع کیا جاتا ہے۔ ایک تندرست جسم چوبیس گھنٹے میں خون کی کمی پوری کر لیتا ہے۔ خون کی معمولی مقدار کے اخراج سے جسم کے فعل اور تندرستی پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا۔

انسانی خون کا ذخیرہ زیادہ سے زیادہ اکیس دن تک اپنی اصلی حالت میں رہتا ہے۔ اِس کے بعد اُس کے سُرخ ذرات اپنی ہیئت بدلنے لگتے ہیں۔ ایسا خون جس کے سُرخ ذرات مُردہ ہو جائیں، نقصان پہنچاتا ہے۔

بعض حالتوں میں خون کے تلف شدہ ذرّے الگ کر دیئے جاتے ہیں اور یہ خون آگ سے جُھلس جانے یا اِسی نوع کے حادثوں میں زخمی ہونے والوں کو دیا جاتا ہے لیکن دوسرے امراض میں مبتلا ہونے والوں کے لئے اس کا استعمال ممنوع ہے۔

خون لیتے وقت دھیان رکھا جاتا ہے کہ جو شخص خون دے رہا ہے، ملیریا یا کسی دوسرے مرض میں تو مبتلا نہیں۔ ایسے افراد کا خون مریضوں کے لئے مضر ہوتا ہے۔ خون عموماً زندہ انسانوں ہی سے لیا جاتا ہے لیکن بعض ماہروں نے مُردوں سے حاصل کئے ہوئے خون کو بھی مفید پایا ہے۔ زندہ انسان کے جسم سے دو تین ماہ بعد ایک پنٹ سے زیادہ خون نہیں لیا جا سکتا۔ (امروز لاہور)

سُوتی و ریشمی کپڑے کی معیاری دکان

باجوہ کلاتھ ہاؤس

موسم گرما کے لئے

پرنٹڈ و سادہ وائلیں ہر رنگ اور ڈیزائن میں بارعایت خرید فرمائیں!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجالسِ خدام الاحمدیہ کے صفحات

ممالکِ بیرون میں جانیوالے مبلغین کے اعزاز میں الوداعی تقاریب

(۱)

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء بعد نماز عصر حلقہ گولبازار کی طرف سے تبلیغِ اسلام کے لئے جانے والے مبلغین مکرم مولوی روشن الدین صاحب، مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مہتمم مجالس بیرون اور مکرم محمد بشیر صاحب شاد معتمد مجلس مقامی کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا آغاز مکرم عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد زعیم صاحب حلقہ خواجہ عبدالمومن صاحب نے مبلغین کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے جواب میں مبلغین کرام کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے تقریر فرمائی اور مبلغین کی کامیاب اور بہتر مساعی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مبلغین کو چاہیئے کہ وہ محض اللہ باہر نکلیں اور جب وہ خدا تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لئے نکلیں گے تو خدا تعالیٰ ضرور ان کی مشکلات کو دور فرمائے گا۔ مبلغین کو محنت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو بہت سے قصوروں کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میں گولبازار کے نوجوانوں سے مخاطب ہوتا ہوں کہ میرے دل میں احمدی نوجوانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے تڑپ رکھی ہے صدارت تو ضمنی چیز ہے۔ میں پہلے ہی نوجوانوں کی تربیت کے لئے کوشاں رہتا تھا۔ میرا طبعی رجحان دو قسم کے لوگوں کی طرف ہے۔ ایک تو وہ جو میرے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور قرآن کریم پڑھتے ہیں اور جن کے دل میں قرآن کریم کی محبت ہے۔ دوسرا طبقہ تاجر پیشہ لوگوں کا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قوموں کا عروج و زوال اس طبقہ سے وابستہ ہے۔ علماء روحانی غذا مہیا کرتے ہیں اور یہ جسمانی غذا۔ اگر علماء نہ ہوں گے تو قوم روحانی طور پر تباہ ہو جائے گی اور اگر تاجر نہ ہوں گے تو قوم جسمانی طور پر تباہ ہو جائے گی تاجر اس لحاظ سے بھی مفید ہوتے ہیں کہ یہ کسی کے ماتحت نہیں ہوتے اس لئے ان میں ایمانی جرأت بڑھ جاتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تجارت تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے مگر دیانت داری اس کی ایک لازمی شرط ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دیانتدار تاجر کو شہید کا رتبہ ملتا ہے اور اسے حیاتِ طیبہ ملتی ہے۔ اگر یہ طبقہ اپنی اہمیت کو سمجھے تو قوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

دنیا اس وقت پیاسی ہے اور ہمیں وہ آبِ زلال دیا گیا ہے جو ہم نے پیاسی دنیا کو پلانا ہے اس لئے تجار کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور انہیں اپنی اس ذمہ داری کو پوری طرح سمجھنا چاہیئے۔

آپ کے اس پُر اثر خطاب کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(۲)

مورخہ ۱۷ اپریل ۶۴ء کو خدام الاحمدیہ دارالنصر شرقی کی طرف سے بیرونِ پاکستان تشریف لے جانیوالے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔

صدرِ مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بطور مہمانِ خصوصی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ آپ کی تشریف آوری پر تمام اراکین مجلس عاملہ محلہ دارالنصر شرقی سے مکرم و محترم صدر صاحب کا تعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد زعیم حلقہ نے ایڈریس پیش کیا۔ مکرمی صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ نے بیرون پاکستان سے آنے والے مبلغین کی طرف سے اور مولوی روشن الدین صاحب سابق مبلغ مسقط نے پاکستان سے باہر جانیوالے مبلغین کرام کی طرف سے جواب دیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ جب جنگِ عالمگیر سے پہلے مبلغین کا پہلا قافلہ بیرونی ممالک میں بھجوایا گیا اور ان کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔ اُس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر نصائح کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ اس قسم کی دعوتوں کے موقع پر صرف چند لوگوں کو اکٹھا کر لیا جاتا ہے جس میں مبلغین اپنے جذبات کا اظہار کر دیتے ہیں جن سے صرف وہی چند ایک آدمی سُن لیتے ہیں۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصائح ہوتی ہیں اور ان سے بھی صرف چند لوگ فیض پا لیتے ہیں۔ باقی جو دوسرے لوگ دعوت میں شامل نہیں ہو سکتے اس لئے وہ ان تمام برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ مبلغین کی دعوتوں کے مواقع پر جبکہ خصوصاً یہ انتظام تنظیموں کی طرف سے ہو تو ایسا اہتمام ہونا چاہیئے کہ یا تو صرف جلسہ ہو جائے اور دعوت عام ہو یا پھر ایسے کیا جائے کہ بجنے رکھ دیئے جائیں ایک چائے کی پیالی رکھ دی جائے یا دوست اپنے ہمراہ کھانا لائیں اور اکٹھا کھانا کھا لیں تاکہ اس قسم کی تقریبات سے تمام احباب یکساں طور پر استفادہ کر سکیں۔ اس سے آپس میں محبت و یگانگت بڑھتی ہے اور اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مل جائے گا۔

ہر ایک کا درد بٹانا بڑا مشکل ہے۔ ہو سکتا ہے ساتھ مل کر بیٹھنے سے کسی کا درد دُور ہو جائے۔ بعض دفعہ ہماری تنظیمیں بھی چند ایک لوگوں کو بُلا لیتی ہیں اور باقی لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ ہم جب تک اس چیز کو نہیں اپناتے بُنیانِ مرصوص نہیں بن سکتے۔

ایسی محبت کے نبھانے کا کیا فائدہ جس سے زیادہ تعلیم یافتہ کم تعلیم یافتہ کے پاس نہ بیٹھ سکتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مساوات کا طریق قائم کیا تھا وہی اپنانا چاہیئے۔ دعوتیں دینے والے تو کم نہیں لیکن اگر کسی تنظیم کی طرف سے انتظام کیا جائے تو وہ ایسے مواقع پر کم سے کم خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرے۔ سب کے دل میں خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی شامل ہوں۔ پھر ہم کیوں نہ ان کو زیادہ سے زیادہ شامل کریں۔ جب تنظیم کی طرف سے ایسی تقریبات ہوں تو دعوت عام ہونی چاہیئے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ جو بھی آنا چاہے وہ آسکے۔ جس کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت اور جوش ہے وہ آئے اور میں بھی اس کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کروں۔ اس طرح سے کئی ایک کی اصلاح بھی ہو جائیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ لوگ جمع ہوتے اور اپنا اپنا کھانا لے آتے۔ شادی کے موقع پر بعض دوستوں نے کچھ کھانا بھجوا دیا اور آپ اپنا کھانا لے آئے اور محبت و اخوت کے ساتھ مل کر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ ہمیں بھی آپ کی اس سنت کو اپنانا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ جب بھی مدینہ سے مکہ جاتے تو رستہ میں ایک جگہ ٹھہر جاتے اور ایک خاص جگہ پر جا کر کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جس نے آپ کے ساتھ متعدد سفر کئے تھے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ جب بھی یہاں آتے ہیں پیشاب کرنے لگ جاتے ہیں؟ تو جواب میں حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا۔ میں تو صرف اس سنت کو پورا کرنے کے لئے اس طرح کرتا ہوں خواہ مجھے پیشاب نہ بھی آیا ہو۔ صحابہؓ میں اس قسم کی فدائیت اور تڑپ پائی جاتی تھی کہ وہ آپؐ کی ہر حرکت کی نقل کرنے کی کوشش کرتے لیکن آجکل سنتِ رسولؐ کے لئے لوگوں میں شوق نہیں پایا جاتا۔

میں نے آج آتے ہوئے ایک شیروانی درزی کو دی کہ اس میں پیوند لگا دو لیکن اُسے میری یہ بات عجیب لگی اور وہ کہنے لگا کہ پیوند اچھا معلوم نہیں دے گا۔ میں نے اُسے سمجھایا کہ اگر اس طریق سے مجھ ناکارہ اور گنہگار کو سنتِ رسولؐ پر عمل کرنے کی توفیق مل جائے تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ مخالفینِ اسلام کے اعتراضات پر نہ تو ان کی غیرت میں جوش آتا ہے نہ ان کو احساس پیدا ہوتا ہے بلکہ جو اسلام کی مدد کرتے ہیں اور حقیقت میں اسلام کے لئے جوش رکھتے ہیں انکے خلاف بھی اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آتے ہیں۔ اس وقت احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ خود

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام کا حافظ و ناصر ہو۔ مسلمان یہ نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کے دل میں مسلمانوں کے لئے کس قدر ہمدردی ہے اور اسلام کیلئے کتنا درد ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جب مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا کونسا احمدی تھا جس کا دل مسلمانوں کی تکلیف کی وجہ سے خون نہیں ہو رہا تھا کبھی کبھی ان سے اجنبیت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ جن مسلمانوں نے خدا کے نبی کا انکار کیا۔ ہندوستان میں پنجاب، اڑلیسہ، بہار اور یو۔پی کے مسلمانوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا انکار کیا اور پارٹیشن کے وقت ان ہی علاقوں کے مسلمانوں کو زیادہ نقصانات اُٹھانا پڑے۔ مگر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان سامنے آجاتا ہے ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگہ دار
کآخر کنند دعویٔ حُبّ پیمبرم

بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم احمدی لوگ خدا کی مخلوق کے نام پر مرنا سیکھیں۔ جب یہ سوز، یہ تڑپ کسی دل میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ خود مدد کو اتر آتا ہے۔ بیرونِ پاکستان جانیوالے بھائیوں کو اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ قربانی کرتے ہوئے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

جو مبلغ یہاں کام کر رہے ہیں اُن کی قربانی بھی قابلِ تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید قربانی کی توفیق دے۔ اصل میں تو وقف خدا تعالیٰ کے یہاں ہے اور جو شخص اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرتا ہے اور پھر اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کرتا وہ غداری کرتا ہے۔

صرف دیوان کے رجسٹر میں وقفِ زندگی کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اصل تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُسکے نزدیک وقف ہے اور وہ علیم ہے اور اس کی جزا اللہ تعالیٰ نے ہی دینی ہے، دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی۔ جس نے اِس بات کو سمجھ لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اس کو نہ سمجھا وہ نامراد ہو گیا۔

اسکے بعد صدر صاحب نے بڑی رقت سے پُرسوز دُعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ضلع نوابشاہ کا پہلا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نوابشاہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۳-۴-۵ اپریل کو نوابشاہ شہر میں منعقد ہوا۔ ضلع بھر کے خدام و انصار کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اصحاب بھی اس میں شریک رہے۔ اس اجتماع کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی، مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود، مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے خیرپور ڈویژن اور مکرم عبداللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت نوابشاہ نے اپنی شرکت سے نوازا۔ بحیثیت مجموعی یہ اجتماع دینی و تربیتی لحاظ سے خاصا کامیاب رہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صاحب کی تقاریر تو خاص طور پر بہت ہی پسند کی گئیں۔

علمی و تفریحی مقابلہ جات کے اوقات کے علاوہ حسب ذیل پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔

(۱) اجلاس برائے سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (۲) اجلاس بزم حسن بیان و مجلس انصار سلطان القلم (۳) اجلاس برائے موازنہ تعلیمات اسلام و عیسائیت (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی فتوحات (۵) قادیان سے ہجرت اور واپسی کی پیشگوئیاں۔

ان اجلاسوں کے علاوہ مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب آف باندھی کے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحبؓ کی بعض تقاریر بھی سنائی گئیں۔

خدام کی صحت مند تفریح کی خاطر کبڈی اور والی بال کے مقابلے بھی ہوئے۔ کبڈی میں مجلس نواب شاہ و رحمن آباد کی ٹیم اول رہی اور والی بال میں مجلس نواب شاہ اول آئی۔ اجتماع کے آخری روز ان سب مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے خدام و اطفال کے نام علی الترتیب ایک سال، چھ ماہ اور تین ماہ کے لئے رسالہ **خالد یا تشحیذ الاذہان** جاری کئے جانے کا اعلان کیا گیا۔

آخر میں محترم صوفی محمد رفیع صاحب نے اختتامی تقریر اور دعا فرمائی اور یہ اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

طلباء فضل عمر ہوسٹل کی الوداعی تقریب میں صدر مجلس کا خطاب!

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ کی طرف سے ہوسٹل کے فارغ ہونیوالے طلباء سال چہارم کو الوداعی دعوت دی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور ایک روح پرور خطاب سے نوازا۔ زعیم حلقہ کے ایڈریس کے بعد آپ نے فرمایا۔ باکمال انسان بننے کے لئے درد اور دکھ کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس سے بہتر درد کیا ہے کہ انسان کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کا درد ہو۔ جب انسان کو علم ہو کہ میرے پاس آب حیات ہے تو پھر خود بخود ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس مسلمان کے دل میں اپنے دین کے لئے درد نہیں وہ ایک حیوان کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔ مخلوق کی ہمدردی، دین کے لئے غیرت اور درد ہی انسان کو حیوان سے ممتاز کیا کرتے ہیں اسلئے میری ہر مسلمان طالب علم سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اپنے دل میں یہ تڑپ پیدا کرے کہ جلد از جلد اسلام کا جھنڈا باقی سب جھنڈوں سے اونچا لہرانا شروع کر دے۔

آپ نے طلباء کو دوسری نصیحت یہ فرمائی کہ انکو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے ارشاد فاستبقوا الخیرات کے مطابق نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت آپ زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اگر آپ نے دوسروں کی نقل کرنی شروع کر دی اور اسی طرح رشوت خوری شروع کر دی تو تم خیرِ اُمت نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ شرِ اُمت کہلاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی صلاحیتیں ودیعت کی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان اپنی ان غیر معمولی قوتوں کو بروئے کار لائیں اور اپنے مسلمان ہونے کی لاج رکھنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد آپ نے دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دُعا تمام دولتوں کی کُنجی ہے۔ افسوس انسان پر جو اس سے کام نہیں لیتا۔ سو چاہیئے کہ ہم خدا کے حضور جُھک کر اپنے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے خلوصِ دل سے اس نسخہ کو آزمائیں۔

آخر میں لمبی دعا ہوئی اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی +

چند گھریلو تجربات

(۱) موسم گرما میں چیونٹیاں بہت تنگ کرتی ہیں ان سے بچاؤ کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ سفوف شدہ بوریکس (سہاگہ) جہاں چیونٹیاں ہوں چھڑک دیں۔ اسی طرح سے کاربن ڈائی سلفائڈ جو کہ ایک کیمیائی مرکب ہوتا ہے اس کا استعمال نہ صرف چیونٹیوں کو بلوں میں فنا کرے گا بلکہ ان کے انڈوں کو بھی تباہ کر دے گا۔ ایک اور اثر کرنے والا طریق یہ ہے کہ تمبا کو کا پانی استعمال میں لاویں کیونکہ چیونٹیاں تیز بُو پسند نہیں کرتیں۔ اس سے بھی چیونٹیاں ہلاک ہو جاتی ہیں۔

(۲) چُوہے مار دوا (رَیٹ پائزن) کے لئے بیریم کاربونیٹ ایک کیمیاوی سالٹ ہوتا ہے اس کی حسب ضرورت مقدار لے کر اس سے چار گُنا میدہ یا آٹا میں ملا کر استعمال میں لاویں۔ یہ احتیاط ضرور ملحوظ رہے کہ یہ دوا زہریلی ہے اسلئے بچوں وغیرہ کی دستبرد سے باہر رہے۔

(۳) دودھ کو محفوظ کرنے کے لئے چند گرین میگنیشیم کاربونیٹ یا پوٹاشیم کاربونیٹ ڈال دیں مگر سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ اگر ۱۰ گرین تک سوڈیم بائیکاربونیٹ (میٹھا سوڈا) ڈال دیا جائے۔ اس طرح دودھ کئی دن تک محفوظ رہ سکتا ہے۔

(۴) مچھلی کی بُو کو دُور کرنے کے لئے اجوائن دیسی پیس کر اس میں پانی ملا کر دھوئیں۔ اسی طرح لہسن کے پانی سے یا لسی اور بیسن ملا کر دھونے سے اسکی بُو دُور ہو جاتی ہے۔

(ناصر احمد صدیقی ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ)

گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کی گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس ۳۱ مارچ تا ۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء ربوہ میں منعقد ہوئی۔ امسال اس کلاس میں مغربی پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۹۳ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۱۴۱ نمائندہ خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ۸۰ مجالس کے ۱۶۰ خدام شریک ہوئے تھے۔ گزشتہ سال مجلس ربوہ کی طرف سے ۶۰ خدام شریک ہوئے تھے۔ امسال صرف ۳۱ مقامی خدام کو شرکت کی اجازت دی گئی۔ کیونکہ مرکز کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مقامی مجلس کی طرف سے کم از کم خدام شریک ہوں تا مرکزی کلاس کو بہتر رنگ میں زیادہ مفید بنایا جا سکے اور مجلس ربوہ کی طرف سے مقامی طور پر الگ کلاس کے اجراء کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مارچ کے آخری عشرہ میں یہ مقامی کلاس علیحدہ طور پر مسجد محمود ربوہ میں منعقد کی گئی جس میں مقامی مجلس کے ۳۵ خدام نے شرکت کی۔

امسال مرکزی تربیتی کلاس میں شریک ہونیوالے نمائندوں کی تفصیل مجلس وار درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد خدام
۱	لائلپور شہر	۱۶
۲	گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور	۲
۳	چک نمبر ۳۶ گ ب	۱
۴	لاہور شہر	۱۸
۵	شاہدرہ	۲
۶	گنج مغلپورہ (ضلع لاہور)	۶
۷	پتوکی "	۵
۸	قصور "	۳
۹	کماسن "	۱
۱۰	راولپنڈی شہر	۳
۱۱	گجرات	۱
۱۲	کھاریاں	۴
۱۳	گگھڑ	۴
۱۴	جہلم	۱
۱۵	سرگودھا شہر	۶
۱۶	دودھ ضلع سرگودھا	۱
۱۷	چک نمبر ۹۸ ج ب سرگودھا	۱
۱۸	ادرحمہ "	۱
۱۹	شیخوپورہ	۱
۲۰	ننکانہ صاحب	۱
۲۱	منٹگمری	۲
۲۲	اوکاڑہ	۱
۲۳	مدرسہ چٹھہ	۲
۲۴	حافظ آباد	۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد خدام
۲۵	فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۱
۲۶	ٹھرو ضلع سیالکوٹ	۱
۲۷	وزیر آباد	۲
۲۸	کراچی	۲
۲۹	رحیم یار خان	۲
۳۰	قمر آباد سندھ	۳
۳۱	بہاولپور	۱
۳۲	کوئٹہ	۱
۳۳	ایبٹ آباد	۱
۳۴	مردان	۲
۳۵	پشاور	۳
۳۶	جھنگ صدر	۱
۳۷	لالیاں	۳
۳۸	احمد نگر	۲
۳۹	ربوہ	۳۱

اس تربیتی کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ ۲۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں عمل میں آئی محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک ایمان افروز خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا سے اس کلاس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی نشست کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ جو محمد علی صاحب (ربوہ) نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حاضرین سمیت عہد دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو مبارکباد دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ کے ماتحت دین سیکھنے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔

آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے خدام کو اس امر کی تلقین فرمائی کہ اپنی نیتوں کو صاف کریں، ہر کام کو محض خدا تعالیٰ ہی کی خاطر سرانجام دیں اور اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چند ایام دین کا علم حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ لیکن اگر آپ ان دنوں میں یہ عزم کر لیں کہ ہم نے متقی بننا ہے اور اگر آپ تقویٰ و پرہیزگاری کو اپنے اندر پیدا کر لیں تو پھر خدا تعالیٰ خود آپ کا استاد ہوگا اور خدا تعالیٰ آپ کو دینی و دنیاوی علوم سے مالا مال کر دے گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالےٰ آپ کو ان بلند روحانی مدارج سے بھی نوازے گا جو قبل ازیں تقویٰ اور پرہیزگاری کی بدولت صحابہؓ، اولیاء اور اُمت کے صلحاء کو عطا ہوئے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ دین کی جو باتیں آپ یہاں سیکھیں واپس جا کر اپنے گھر والوں، اپنی بستی کے رہنے والوں اور ان تمام دوسرے لوگوں کو جو روحانیت کے پیاسے ہیں ان سے سیراب کریں۔ اگر آپ ایسا کرینگے اور اپنے تئیں پاک وصاف کر کے تقویٰ اور تعلق باللہ میں ترقی کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کریگا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور آپ کو ایسے افضال و انعامات کا مورد بنائے گا جو آپ کے وہم و گمان سے بھی بالا ہوں گے۔

اس ایمان افروز خطاب کے بعد آپ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ہماری گیارھویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

اس دفعہ بیرونی خدام کی رہائش کا انتظام بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کیا گیا تھا۔ اور کھانے کا اہتمام دار الضیافت کی طرف سے جائے رہائش پر ہی کر دیا گیا تھا۔

مورخہ ۱۴ر اپریل بروز ہفتہ سے باقاعدہ کلاس شروع ہوئی۔ روزانہ پروگرام نماز تہجد، نماز فجر، تلاوت قرآن کریم اور ورزش جسمانی کے بعد ۴۵-۷ سے ۴۵-۱۲ تک بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جاری رہتا۔ اس کلاس میں حسب ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی رہی:۔ قرآن کریم ۔ حدیث ۔ ضروری فقہی مسائل ۔ علم کلام ۔ ردِّ عیسائیت ۔ قواعد عربی ۔ موازنہ کمیونزم اور اسلام ۔ طبی امداد ۔ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے بعض اساتذہ کرام اپنا قیمتی وقت اس کلاس کے لئے دیتے رہے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھی طبی امداد کے ابتدائی اصولوں سے متعلق طلبہ کی رہنمائی کرتے رہے۔

نماز ظہر اور قیلولہ کے بعد ۳۰-۳ سے ۳۰-۴ تک مشق تقریر کا پروگرام رکھا گیا تھا جہاں خدام کو تقریر کرنے کی مشق کروائی جاتی تاکہ وہ عملی میدان میں اپنے جذبات اور خیالات کو دوسروں تک احسن رنگ میں پہنچا سکیں۔ آخر میں ۱۸ر اپریل کو کنارِ دریا پر ایک تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا جس میں منظور احمد صاحب لاہور اوّل، نذیر احمد صاحب ملتان و سمیع اللہ صاحب ظفر دوم اور سوم قرار پائے۔

اس تعلیمی پروگرام کے علاوہ نماز عشاء کے بعد سلسلہ احمدیہ کے جید علماء کرام نے حسب ذیل موضوعات پر تقاریر فرمائیں:۔

(۱) اسلامی نظام خلافت (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (۳) نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) اسلامی معاشرہ (۵) غیر مبایعین کے مسلک کا تاریخی جائزہ (۶) سات بنیادی نیکیاں (۷) جماعت احمدیہ پر کئے گئے بعض اعتراضات کے جوابات (۸) ہستی باری تعالیٰ (۹) بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام (۱۰) وقفِ زندگی کی اہمیت (۱۱) تعلق باللہ (۱۲) مصلح موعود کے کارنامے۔

اس پروگرام کے تحت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریر کا ریکارڈ بھی سُنایا گیا۔ اس سال سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم سید محمود احمد صاحب ناصر اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے۔

کلاس کے آخری دن محترم چوہدری شبیر احمد صاحب،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وکیل المالی تحریک جدید نے سلائیڈز کے ذریعہ سے "اکناف عالم میں تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام" کے مناظر دکھائے۔

اسی طرح مورخہ ۱۰ اپریل کو شرکائے کلاس کو ربوہ کے گرد و نواح کے بعض دیہات میں مختلف گروپوں میں تقسیم کرکے اصلاح وارشاد کے عملی پروگرام کے لئے بھجوایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بے حد کامیاب رہا اور طلبہ نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

خدام کو مختلف صنعتوں سے واقف کرانے اور چھوٹے پیمانے پر روزمرہ کی ضروریات تیار کرنے کے بارہ میں بھی روزانہ نصف گھنٹہ کا وقت رکھا گیا تھا۔ جس میں خدام کو جلد سازی، پینٹ تیار کرنا اور پین کی سیاہی تیار کرنے کی تراکیب بتائی گئیں۔ اس کے علاوہ خدام کو کپڑے دھونے کا صابن، فینائل، سکویش، شربت وغیرہ نیز فرنیچر کی پالش، کالی سیاہی، پلاسٹک اور سلولائڈ کی اشیاء جوڑنے کا سلوشن، مچھر سے بچنے کے لئے تیل اور کریم۔ خوشبودار تیل، عطر، سینٹ اور ویزلین وغیرہ بنانے کی تراکیب بتائی جاتی رہیں۔ نیز خدام کو صنعت و تجارت کی اہمیت واضح کرکے انہیں اس فن کو اختیار کرنے کی تحریص و ترغیب دلائی جاتی رہی۔

اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کا مقابلہ بھی کروایا گیا جس میں خدام کی کافی تعداد نے شوق اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں نفیس احمد صاحب ربوہ اوّل، عبدالرفیق صاحب لاہور دوم اور نصیر احمد صاحب وزیر آباد سوم قرار پائے۔

کلاس کے اختتام پر تمام طلبہ کا تحریری امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں ۱۰۰ طلبہ شامل ہوئے ۸۵ طلبہ کامیاب ہوئے اور اس طرح پاس ہونے والوں کا تناسب ۸۵% رہا۔

مورخہ ۱۸ اپریل کو تمام خدام تفریحی پروگرام کے لئے دریائے چناب پر گئے۔ وہاں کبڈی اور دوڑوں کے مقابلے ہوئے۔ اس دلچسپ پروگرام سے واپسی پر اسی دن شام کو پانچ بجے کلاس کی الوداعی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ خدام کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور کلاس کو پڑھانے والے اساتذہ کے علاوہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس، محترم قاضی محمد نذیر صاحب، محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ اور بعض دیگر بزرگان نے بھی شرکت فرمائی۔

عصرانہ سے فارغ ہونے کے بعد نصرت ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت الوداعی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر نے جو اس کلاس کے نگران تھے کلاس کے کوائف اور دیگر انتظامی امور پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب نے کامیاب ہونے والے امیدواروں کو اسناد تقسیم فرمائیں اور اس کے بعد علمی، تقریری اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر میں صدر صاحب نے اپنے الوداعی خطاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں اس امر پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے گیارھویں سالانہ تربیتی کلاس کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر آپ نے ان خدام کا جنہیں کلاس میں شریک ہو کر اللہ اور اس کے دین کی باتیں سننے کی سعادت میسر آئی، نیز منتظمین اور اساتذہ اور علی الخصوص نگران صاحب تربیتی کلاس کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے میں پوری فرض شناسی اور استقلال سے اپنے فرض کو سرانجام دیا۔ آپ نے خاص طور پر محترم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کلاس کے انعقاد کیلئے "بشیر ہال" کے استعمال کی اجازت دی اور اس سلسلہ میں انہوں نے اور اُن کے سٹاف نے ہر قسم کا تعاون روا رکھا۔ اس کے بعد آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل اور انبیاء کی بعثت کا اصل اور بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کا بیج بوئیں اور محبتِ الٰہی میں اُنہیں اس طرح سرشار کریں کہ ماسوا اللہ سے ان کا تعلق یکسر منقطع ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہی اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کی جائے اور اسی لئے خدا تعالیٰ کے مامور سب سے زیادہ زور توحیدِ الٰہی پر ہی دیتے ہیں اور سب سے پہلے اسی بنیادی صداقت کو لوگوں کے قلوب میں راسخ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگوں کے دلوں میں توحید اور محبتِ الٰہی کو قائم کیا جائے۔ آپ تنظیمیں قائم کرنے نہیں آئے تھے۔ آپ ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر کے ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے آئے تھے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے توحید اور محبتِ الٰہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ پس آج ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنے قلوب کو خدائے احد و صمد کی راجدھانی بنائیں اور وہ اپنے سینوں اور اپنے دلوں کے دروازے کھول دیں تاکہ خدا تعالیٰ ان میں داخل ہو جائے اور محبتِ الٰہی میں وہ اس قدر فنا ہو جائیں کہ بس اس کے ہی ہو رہیں۔ اور خدا کی محبت اور اس کا عشق ان کے دلوں میں اس قدر رچ جائے کہ غیر اللہ کی طرف مائل ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکے اور یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچنے کے بعد انسان پورے انشراح کے ساتھ خدا سے کہہ سکتا ہے اِنَّ صَلوٰتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

پھر آپ نے قرآنی آیت اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے دنیوی بادشاہوں کی یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ جب وہ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو پرانے نظام کو یکسر بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ پرانی اقدار ختم ہو کر نئی اقدار ان کی جگہ لے لیتی ہیں۔ پس جب دنیاوی بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے نظام میں کسی کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دخل اندازی کو پسند نہیں کرتے تو وہ خدا جو بادشاہوں
کا بادشاہ اور احکم الحاکمین ہے کس طرح برداشت کر سکتا
ہے کہ کوئی اُسے اپنے دل میں داخل کرے اور پھر بھی اپنے
ہی نفس کے تابع رہے اور اپنی مرضی اور خواہش کے
مطابق عمل کرے۔ وہ احکم الحاکمین جس دل میں داخل
ہوگا وہ اُس میں ماسوا اللہ کا کوئی نقش باقی نہ رہنے دیگا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی بھی یہی غرض تھی کہ تا
ہم اپنے نفسوں پر موت وارد کر کے اس قابل بنائیں
کہ ہمارے دلوں کے دروازے کھل جائیں۔
آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ آج قرب کا میدان
خالی ہے ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور
قرب کا مقام حاصل کریں پس اے عزیزو اور بھائیو!
اپنے دلوں کو بادشاہوں کے بادشاہ اور احکم الحاکمین کی
راجدھانی بناؤ اور اس کے حکموں اور اس کی مرضیات کے
ایسے تابع ہو جاؤ کہ ماسوا اللہ کا کوئی نقش بھی باقی نہ
رہے۔

اس ایمان افروز خطاب کے بعد آپ نے
حاضرین سمیت پُرسوز دعا فرمائی اور اس طرح ہماری یہ
کلاس خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر
ہوئی۔ (نامہ نگار)

اس تربیتی کلاس کے آخری امتحان میں کامیاب ہونے والے خدام کے اسماء اور حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں:-

نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر	نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر	نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر
خالد محمود شاد	لائلپور	۱۵۲/۳۰۰	محمود احمد	لائلپور	۱۰۰	شاہد محمود شاہد	لاہور	۱۴۵
بشیر الدین	"	۱۱۸	محمد لطیف انور	لاہور	۱۰۱	مجیب اللہ	ربوہ	۲۰۲ چہارم
رشید الدین قمر	"	۱۴۵	عبد الرفیق	"	۱۰۹	مسیح الدین	"	۱۸۶
داؤد احمد شاکر	"	۱۲۹	نور الٰہی	"	۱۰۱	نذیر احمد مبشر	"	۱۹۷
محمد عمر دراز	"	۱۳۵	عبد الباسط	"	۱۲۰	محمد سعید درانی	"	۲۰۸ دوم
مبارک احمد شاہ	"	۱۶۹	طارق اقبال	"	۱۶۴	محمود احمد طاہر	"	۱۴۵
نصر اللہ احمد	"	۱۱۳	وسیم احمد	"	۱۰۳	لطیف احمد عارف	"	۱۷۶
طاہر احمد	"	۱۰۲	اعجاز احمد	سنت نگر لاہور	۱۳۱	مبشر احمد اختر	"	۱۴۷
ناصر جمالی	"	۱۰۱	ناصر محمود	لاہور	۱۲۶	منیر احمد صدیقی	احمد نگر	۱۳۱
بشارت احمد	"	۱۱۳	منیر احمد قمر	"	۱۱۸	سمیع اللہ ظفر	ربوہ	۱۵۰
مبارک احمد	"	۱۱۵	رشید احمد	"	۱۱۰	بشیر احمد انجم	"	۱۱۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر	نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر	نام خادم	نام مجلس	حاصل کردہ نمبر
مجید احمد عارف	ربوہ	۱۰۰	طاہر صادق رضوی	گوجرانوالہ	۱۰۲	نصیر احمد	وزیر آباد	۲۰۲
حسن خان	"	۱۱۳	عبد السمیع	اوکاڑہ	۱۸۴	عبد الغنی	قمر آباد	۱۴۹
عبد الماجد	راج گڑھ لاہور	۱۲۱	محمد یوسف اعجاز	منٹگمری	۱۲۷	عبد الہادی ناصر	"	۱۶۸
محمود احمد	سرگودھا	۱۶۴	حامد محمود اختر	"	۱۲۰	طاہر محمود	قصور	۱۴۱
منور احمد ظفر	"	۱۲۶	محمد اسلم	پتوکی	۲۰۹	شمیم پرویز	جھنگ	۱۹۳
حبیب احمد قمر	"	۱۶۱	محمد عالم ورک	"	۲۱۸ اوّل	محمد اکبر ہاشمی	ایبٹ آباد	۱۳۸
عبد الرحمٰن نیازی	"	۲۰۴	منیر احمد	"	۱۰۰	داؤد احمد ناصر	ٹھروہ	۱۰۰
مسعود احمد	"	۱۵۵	غفار احمد	راولپنڈی	۱۵۰	شیخ رفیع احمد	کوئٹہ	۱۰۹
نعمت الرحمٰن	"	۱۲۱	عبد المنان تنویر	"	۱۸۳	کرامت اللہ خادم	چک چٹھہ	۱۷۲
نصیر احمد	پشاور	۱۴۴	سید منور احمد باہری	مردان	۱۱۵	ایم۔ ایس۔ طاہر	کھاریاں	۱۳۰
گلزار احمد	"	۱۰۴	سید منصور احمد شاہ	"	۱۸۶	ظفر احمد ظفر	"	۱۰۸
محمد مسعود احمد	"	۱۳۳	ظہور احمد	گجرات	۱۵۵	مسعود احمد	گکھڑ منڈی	۱۰۱
محمد اکرم	کراچی	۲۱۷ دوم	لطیف احمد	حافظ آباد	۱۵۶	—	—	—
مبارک احمد	فیروز والہ (گوجرانوالہ)	۱۵۸	جاوید رشید	"	۱۲۴	—	—	—

نہایت شاندار کامیابی

انڈونیشیا سے یہ نہایت خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے دو اراکین MR. SOLIHIN اور MR. UDANGH نے ٹوکیو (جاپان) میں منعقد ہونے والے تھامس کپ انٹرنیشنل بیڈمنٹن ٹورنامنٹ میں شامل ہو کر بیڈمنٹن کی عالمی چیمپئن شپ کا اعزاز جیت لیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس نمایاں کامیابی پر ہم اپنے دونوں خدام بھائیوں کو خصوصاً اور مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کو عموماً تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور ہمارے ان بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقی کا موجب بنائے۔ آمین

یہ بڑا ہی خوشکن امر ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے نوجوان اب فتہ رفتہ ہر میدان میں باقی دنیا سے سبقت لیجانیکی خاطر آگے آ رہے ہیں (ادارہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کا سہ ماہی جائزہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فروری تا اپریل ۱۹۶۴ء

(نوٹ):۔ مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مساعی کا مختصر سہ ماہی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اعداد و شمار مجالس کی آمدہ رپورٹوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار تمام مجالس کی کل مساعی کی نسبت یقیناً کم ہیں اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تمام مجالس اپنے حلقہ جات میں کام تو ضرور کرتی ہیں مگر اس کی رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ اس صورت حال میں مرکز کے پاس ایسی تمام مجالس کے اعداد و شمار حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ مجالس باقاعدگی سے رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔

فروری، مارچ، اپریل ۱۹۶۴ء میں علی الترتیب ۱۲۵، ۱۲۲، اور ۲۴۴ رپورٹیں بروقت موصول ہوئیں جبکہ کل مجالس کی تعداد چھ صد کے قریب ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بعض مجالس رپورٹیں تو بھجواتی ہیں مگر ان میں پورے اعداد و شمار موجود نہیں ہوتے جس کی وجہ سے مرکز کی رپورٹ ہر لحاظ سے مکمل قرار نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے خاکسار جملہ قائدین و عہدیداران سے پُر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی مساعی کی رپورٹیں مرکز میں ضرور بھجوایا کریں اور مرکز کی طرف سے مہیا کردہ رپورٹ فارم پر تمام اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں۔ اگر کسی شعبہ کے کسی آئیٹم میں کام نہ ہوا ہو تو خانہ خالی نہ چھوڑیں بلکہ یہ لکھ دیں کہ کام نہیں ہو سکا۔

اُمید ہے کہ مرکز کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے آئندہ جملہ عہدیداران مجالس معین شکل میں اپنی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں گے اور ہر مجلس لازمی طور پر اپنی مساعی کی رپورٹ سے مرکز کو مطلع کرے گی۔ (نائب مہتمم اشاعت مرکزیہ)

شعبہ تجنید:۔

فروری، مارچ، اپریل ۱۹۶۴ء میں علی الترتیب ۱۲۵، ۱۲۲، ۲۴۴ رپورٹیں بروقت مرکز میں موصول ہوئیں۔

جن مجالس نے رپورٹ میں خدام کی تعداد درج کی ہے ان کے اندراج کے مطابق خدام کی تعداد اوسطاً ۵۰۷۳ ہے۔

عرصہ دورانِ رپورٹ میں ۲۷۲ خدام مختلف مجالس میں بدل گئے یا انصار اللہ میں شامل ہو گئے۔

اس شعبہ میں مندرجہ ذیل مجالس کی رپورٹ مکمل ہے۔

نرگرلی۔ گھر مولا ورکاں، قبولہ، ربوہ، گنج مغلپورہ لاہور۔ رسول۔ راولپنڈی۔ سرگودھا۔ چک ۹۶ گ ب۔ کھرونڈی۔ کنری۔ کراچی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ بکھوبھٹی۔ ادرحمہ۔ کوٹ قاضی۔ تخت ہزارہ۔ مردان۔ رہکھال۔ بیرال غائب۔ کریم نگر فارم۔

مجلس کراچی، کرونڈی، کریم نگر اور راولپنڈی کی رپورٹیں ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

شعبہ اعتماد

عرصہ زیر رپورٹ میں مجالس عاملہ کے ۶۷۱ اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجالس عاملہ کے ۴۳۵ اجلاس منعقد ہوئے۔ اجلاس عاملہ میں یوم مصلح موعود، یوم والدین، تحریک جدید کے مخصوصی اجلاس اور دیگر علمی و تربیتی اجلاس قابل ذکر ہیں۔

عرصۂ زیر رپورٹ میں مجالس ربوہ، راولپنڈی، لاہور، اور کراچی نے ۹۹۲۲ کی تعداد میں سرکلرز اور چٹھیاں لکھیں۔

شعبہ تعلیم:۔

آمدہ رپورٹوں کے مطابق ان مجالس میں قرآن کریم ناظرہ جاننے والے خدام کی تعداد ۲۷۰۹ ہے۔ ۶۰۰ خدام باترجمہ قرآن کریم جانتے ہیں۔

۱۷۱ خدام کو قرآن کریم ناظرہ۔ ۴۴ خدام کو قرآن کریم باترجمہ سکھایا جا رہا ہے۔

۹۲۹ خدام نماز باترجمہ جانتے ہیں اور ۴۶۲ خدام کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔

۱۷ مقامات پر لائبریریاں قائم ہیں جن میں کتب کی تعداد ۳۵۱۱۹ ہے۔ عرصۂ زیر رپورٹ میں ۵۵۰ کتب کا اضافہ ہوا ۱۱۳۲ کتب جاری کی گئیں جن سے ۱۴۰۲ افراد نے استفادہ کیا۔ انفرادی طور پر خدام نے سلسلہ کی ۴۸ مختلف کتب کا مطالعہ کیا۔ ۴۵ مجالس میں قرآن کریم، حدیث یا کتب سلسلہ کے درس کا انتظام موجود ہے۔

شعبہ تربیت:۔

مجالس کی آمدہ رپورٹوں کے لحاظ سے کسی ایک نماز میں خدام کی اوسط حاضری ۲۲۰۲ رہی۔ ۴۰۴ تربیتی اجلاس ہوئے۔ ۴۱ خدام نے شرعی داڑھی رکھی۔ ۲۹ خدام نے سگریٹ نوشی ترک کی اور ۳۳ خدام نے سنیما بینی ترک کی۔ ۱۰ مجالس نے یک روزہ، دو روزہ، سہ روزہ تربیتی کلاسوں کا اہتمام کیا جن میں مرکز سے مختلف مہتممین اور صدر محترم اور دیگر بزرگان سلسلہ شامل ہو کر مرکز کی نمائندگی کرتے رہے۔ ان میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہو کر استفادہ کرتے رہے۔

ضلع لاہور نے تربیتی کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ میں خصوصی کام کیا۔

شعبہ اصلاح و ارشاد:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آمدہ رپورٹوں کے اعداد و شمار کے مطابق ۵۳۳۹ افراد زیر تبلیغ رہے۔ ۲۲۲۱ خدام نے ۲۱۹۸ گھنٹے تبلیغ میں صرف کئے۔ ۲۷ خدام نے کم از کم ایک ایک دن پیغام حق پہنچانے میں وقف کیا۔

۲۶۵۰۶ کی تعداد میں کتب، پمفلٹ اور دیگر لٹریچر تقسیم کیا۔ ان مساعی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ۶۷ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس شعبہ میں مجلس لائلپور کی مساعی قابل تعریف ہیں۔ اس مجلس نے ۴۴ غیر از جماعت افراد کو خاص تنظیم کے تحت ربوہ دکھانے کا پروگرام بنایا۔ ان میں بیشتر حصہ مختلف کالجوں کے طلبہ پر مشتمل تھا۔ علاوہ اور جگہیں دیکھنے کے رمضان المبارک کے درس میں شامل ہوئے اور صدر محترم کی تقریر سے مستفید ہوئے۔ ۷۱ خدام حج سکیم میں شامل ہوئے۔

شعبہ تحریک جدید و وقف جدید:۔

اس شعبہ کے متعلق اکثر مجالس نے اعداد و شمار نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لکھے۔ جن مجالس کی طرف سے اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں۔ ان
کی رپورٹ کے مطابق اوسطاً ۲۱۹۸ خدام تحریک جدید میں شامل
ہوئے اور ۶۷۹ وقفِ جدید میں شامل ہیں۔ اس سہ ماہی
کے دوران ۶۰ نئے خدام تحریک جدید میں اور ۴۳ وقفِ جدید
میں شامل ہوئے۔ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس شعبہ کے
متعلق معین اعداد و شمار ارسال کیا کریں۔

صحتِ جسمانی :-

اس شعبہ کے متعلق بھی اکثر مجالس کی طرف سے معین
رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ انفرادی طور پر خدام مختلف
کھیلیں مثلاً والی بال، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال،
کھیلتے ہیں۔ صرف چند مجالس کی باقاعدہ ٹیمیں ہیں۔ ۶ مجالس نے
مختلف مقامات پر پکنک اور عید ملن پارٹیاں منائیں۔

خدمتِ خلق :-

ایک مجلس کے خدام کا جذبہ خدمتِ خلق قابلِ داد ہے
کہ جب ان کے حلقہ کے خدام نے محلّہ کے ایک مکان کو آگ لگ
جانے سے شدید جانی و مالی نقصان سے بچایا اور آگ بجھانے
میں مدد کی۔

عرصۂ زیر رپورٹ میں ۹۸۲ مستحق افراد کی نقدی سے مدد
کی گئی ——— ۶۶/۳۲۶۱ روپے مالی امداد کے طور پر خرچ
کئے گئے ——— ۳۲۷۹ مریضوں کی عیادت انفرادی طور پر
اور وفود کی صورت میں کی گئی ——— ۲۳۸۸ افراد کو مفت
طبّی امداد دی گئی ——— ۸۳۱ افراد کو مفت ٹیکے لگائے گئے۔
۴۹۳ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ——— ۲۳۵ مریضوں
کو دوائی اکٹھی دی ——— ۲۰۱ افراد کو روزگار مہیا کیا گیا ———
۹۲/۳۲۴۹ روپے بطور قرضہ حسنہ دیئے گئے ——— ۹۸۱
افراد کو خطوط و درخواستیں لکھ کر دی گئیں ——— ۱۵۳ افراد کی
مختلف پارچات کے ذریعہ مدد دی گئی ——— ۲۰۷ افراد کو
کھانا کھلایا گیا۔ مجلس لائلپور کے چار خدام نے خود بھوکا رہ کر
دوسروں کو کھانا کھلایا۔ مجلس کراچی کے ۳۲۵ افراد نے بسوں
میں دوسروں کو جگہ دی ——— ایک معمر خاتون مجلس کی شہرت سن کر
اپنے بیٹے کے لئے خون کی امداد لینے آئی۔ مجلس لاہور کے ۱۴
خدام نے ۱۴ پائنٹ خون بطور عطیہ دیا۔ اس کے علاوہ ۱۴۰۰ افراد
کا سامان اٹھا کر منزل پر پہنچایا گیا۔

شعبہ اشاعت :-

عرصۂ زیر رپورٹ میں ۲۷ مجالس رسالہ خالد اور ۶۹
رسالہ تشحیذ کی خریدار بنیں۔ عرصۂ زیر رپورٹ میں ۵۳ خالد کے
اور ۵۸ تشحیذ کے نئے خریدار بنے۔ مجالس کی طرف سے تربیتی
کلاسوں اور عید ملن پارٹیوں کی رپورٹیں موصول ہوتی رہیں جو
رسالہ خالد اور تشحیذ میں شائع کروائی جاتی رہیں۔

شعبہ صنعت و حرفت :-

۶۷۹ خدام مختلف ہنر جانتے ہیں۔ اس سہ ماہی میں
۸۷ خدام نے ایک نہ ایک نیا ہنر سیکھا۔ مجلس ربوہ کے زیر
اہتمام سکوٹر سازی کی ایک کلاس جاری کی گئی جس سے ۵۲
خدام نے استفادہ کیا۔ مرکزی تربیتی کلاس کے دوران کلاس
میں شامل ہونیوالے خدام کو مہتمم صاحب صنعت و حرفت نے کوئی
ایک ہنر سکھانے کا اہتمام کیا۔

وقارِ عمل :-

۵۰۱ مرتبہ اجتماعی وقارِ عمل منایا گیا جس میں اندازاً ۲۴۶۲
خدام نے حصہ لیا اور اندازاً ۲۵۹۶ گھنٹے صرف ہوئے۔ ⊕ (شعبہ اشاعت مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپا